# داعی الی اللہ کے لئے زاد سفر

مترجم
محمد عبدالواسع العمری
ایم فل،(پی ایچ ڈی)
شعبہ ترجمہ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

ادارۃ واشراف
شیخ ارشد بشیر مدنی حفظہ اللہ
بانی وڈائرکٹر:www.askislampedia.com
ناشر
JILT PUBLICATIONS

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

جملہ حقوقِ طباعت غیر محفوظ ہیں۔

نام کتاب : داعی الی اللہ کے لئے زاد سفر

مترجم : محمد عبد الواسع العمری

طبع اول : اپریل 2016ء

صفحات :

ناشر : JILT PUBLICATIONS

قیمت : 100/- روپئے

طباعت : سہیل گرافکس، سعید آباد، حیدرآباد، Ph: 9246161020

ملنے کے پتے

1۔ مکان مترجم، 16-2-874/G/A، جیون یار جنگ کالونی، سعید آباد، حیدرآباد

Cell: 9440679703

2۔ جے آئی ایل ٹی پبلیکیشنز، انصار کامپلس، مہدی پٹنم، حیدرآباد- Ph: 040-65146277

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

# انتساب

مادر علمی

جامعہ دارالسلام عمر آباد کے نام

اللہ تعالیٰ کی ذات اعلی کے فضل واحسان عظیم کے بعد

جہاں مجھے اس کے دین متین کے ذریعہ سب سے پہلے راہ ہدایت پر گامزن ہونے، اس دین میں کچھ تفقہ، حکمت

اور اس دنیا و آخرت میں فلاح و کامرانی حاصل کرنے کے لئے دین اسلام کی ادنیٰ سی خدمت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

## فہرست

تقریظ شیخ نور الدین عمری حفظہ اللہ

مقدمہ از مترجم

باب اول دعوت الی اللہ کی شرعی حیثیت

باب دوم دعوت الی اللہ کا آغاز کیسے کریں

باب سوم دعوت الی اللہ کے لئے اسی (80) سے زائد طریقہ کار

باب چہارم ہر مسلمان داعی کے زاد سفر کا بیان

فصل اول: داعی کے لئے پہلا زاد سفر: "العلم" داعی کو اس بات کا علم ہونا ضروری ہے کہ وہ کن باتوں کی طرف دعوت دے رہا ہے۔

ABM Printline Publisher
www.AskIslamPedia.com

فصل دوم: داعی کے لئے دوسرا زاد سفر: "الصبر" داعی کو اپنی دعوت میں مدعو کے ساتھ صبر و تحمل کا رویہ اپنانا ہو گا

فصل سوم: داعی کے لئے تیسرا زاد سفر: "حکمت" اس کو حکمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی دعوت پیش کرنی ہو گی (اس ضمن میں چار مثالیں اور نمونے)

فصل چہارم: داعی کے لئے چوتھا زاد سفر: داعی کو اعلی اخلاق کا پیکر ہونا ہو گا

فصل پنجم: داعی کے لئے پانچواں زاد سفر: داعی کو چاہیئے کہ وہ اس کے اور اس کی مدعو عوام کے درمیان حائل رکاوٹوں کا خاتمہ کردے۔

فصل ششم: داعی کے لئے چھٹا زاد سفر: داعی کا دل ہر اس شخص کے لئے کھلا رہے جو اس کے مخالف ہوں

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

## تقریظ

**الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وأصحابه أجمعين. أما بعد!**

**السلام عليكم ورحمة الله وبركاته**

شیخ محمد عبدالواسع عمری حفظہ اللہ ایک پر کشش شخصیت کے مالک ہیں، اپنے حلقہ میں ہر دلعزیز بھی ہیں، آپ کی عاجزی وانکساری کی وجہ سے ہر دل آپ کی جانب کھنچے جاتے ہیں۔ آپ میدان ترجمہ کے شہسوار ہیں، آپ نے اپنے اس فن ترجمہ کو اسلام کی خدمت کے لئے وقف کرتے ہوئے اہم دینی امور سے متعلق کتابوں کو اردو قالب میں ڈھالنے کا بیڑا اٹھالیا ہے، کتاب " داعی الی اللہ کے لئے زاد سفر " کے عنوان سے دعوتی نقطہ نظر سے مختلف کتابوں بالخصوص علامہ شیخ محمد بن صالح العثیمن التمیمی کے بہت ہی مفید خطابات پر مشتمل

کتاب "زاد الداعیۃ الی اللہ" کے ترجمہ کی گراں قدر ذمہ داری سے فارغ ہونے کے بعد شیخ نے مجھ سے درخواست کی اس پر نظر ثانی کروں، میں اس ذمہ داری کا بار گراں اٹھانے کے لائق تو نہیں ہوں لیکن آپ کے درخواست کو نظر انداز بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اسی کشمکش میں کتاب کے مطالعہ کا آغاز ہوا تو جیسے جیسے اوراق الٹتے گئے ایک عجیب سی چاشنی پاتا گیا۔

میں نے مترجم کو اصل تصنیف کی زبان، اس کے ادب اور اس کی قومی تہذیب سے نہ صرف واقف بلکہ دلچسپی اور ہمدردی رکھنے والا بھی پایا۔ میں نے مترجم کو اصل اور ہدفی دونوں ہی زبانوں اور دونوں قوموں کے درمیان لسانی اور ثقافتی سفیر کی حیثیت سے پایا۔

میں نے مترجم میں اپنی زبان پر قادر اور نئے خیالات کے اظہار کے لیے نئے الفاظ، ترکیبیں اور اصطلاحات وضع کرنے کی بھرپور صلاحیت پائی۔ تصنیف کی زبان سے گہری واقفیت ہے، اس کی باریکیوں، نفاستوں اور تہہ داریوں کو

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

پیتے ہوئے محسوس کیا، میں نے مترجم میں ترجمہ کی صلاحیت، دلچسپی اور شوق و شغف اور انہماک کی جیتی جاگتی تصویر پائی۔

ترجمہ کا پیرایہ اور اسلوب، رواں، شستہ، قابلِ فہم اور ایسا جاذب ہے کہ اصل کے ساتھ ساتھ شانہ بشانہ چلتے ہوئے بھی ایک انفرادیت جھلک رہی ہے۔ الفاظ کی بندش، مٹھاس، تراکیب، اصطلاحات، میں عجیب سی لذت پائی، قاری کو اس بات کا احساس ہی ہونے نہیں دیا کہ وہ دوسروں کے خیالات کو منتقل کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مترجم میں ایک خاص صلاحیت ودیعت کر رکھی ہے۔ آپ نے جس کتاب کا انتخاب کر رکھا ہے وہ بھی دور حاضر کی ایک اہم ضرورت ہے، ایک داعی کو کن صفات کا حامل ہونا چاہئے، اس پر کس قسم کی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، نئی نسل کا ان تمام چیزوں سے واقف ہونا اشد ضروری ہے۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

میں مبارک باد دیتا ہوں شیخ محمد عبد الواسع عمری حفظہ اللہ کو کہ آپ نے جس میدان کا انتخاب کر رکھا وہ وقت کی اہم ضرورت ہے اور میں درخواست بھی کرتا ہوں کہ آپ اپنی ساری توانائی اسی میدان کے لئے وقف کر دیں۔

اللہ تعالی آپ کی خدمات کو قبول فرمائے، اس کتاب کے ذریعہ اردو داں طبقہ میں اصلاح کے دروازے کھول دے۔ آمین یارب العٰلمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخوکم فی اللہ

نورالدین عمری، ایم اے، ایم فل

خطیب مسجد عباد الرحمٰن گولکنڈہ قلعہ، حیدرآباد، انڈیا

ریسرچ اسکالر آسک اسلام پیڈیا۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

## تمہید

ہر قسم کی حمد و ثناء، کبریائی و بڑائی اسی ذات اقدس و اعلی کے لئے لائق و زیبا ہے، وہ تنہا و یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے جیسی کوئی شیئ نہیں، کوئی چیز اس کو عاجز نہیں کر سکتی، وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی، اس کو کبھی فنا نہیں، کائنات میں اس کی مرضی کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اس کے تمام احکام کو ہم دل و جان سے تسلیم کرتے ہیں۔ اسی سے مغفرت کے طلبگار رہتے ہیں کیونکہ وہی صاحب المغفرت ہے اور اس کی مغفرت کے دروازے ہمہ وقت (موت کے غرغرے میں آنے سے قبل) اس کے تمام گناہگار بندوں کے حق میں کھلے ہیں چاہے بندوں کے گناہ اور لغزشیں و خطائیں سمندر کے قطروں کے برابر ہو جائیں اور چاہے بندہ نے اپنی عمر کی تمام بہاریں گناہوں میں گذار دیں اور ایک عمر کے ایک مرحلہ میں پہنچ چکا ہو کہ اس کی

ABM Printme Publisher
www.AskIslamPedia.com

ساری توانیاں اور قوتیں پوری طرح زوال پذیر اور ہو چکیں اور وہ گناہ کرنا بھی چاہے تو نہ کر سکتا ہو اور پھر بھی وہ صدق دل کے ساتھ اپنے پروردگار کے روبرو اپنے کمزور و ناتواں بازو پھیلائے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے اور وہ اس بات کو اپنی شان رحمت کے خلاف سمجھتی ہے کہ ان ناتواں ہاتھوں کو بھی اپنی رحمت کے خزانوں سے محروم رکھ دے۔

ہم اپنے دلوں کے تمام ہی شرور اور اعمال کی تمام ہی برائیوں سے اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ کے طالب ہیں، جس کو وہ ہدایت سے نواز دے، کوئی اس کو گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہی کی راہوں پر ڈال دے، کوئی اس کو راہ راست پر نہیں لا سکتا، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے خالص بندے، اس کے چنندہ نبی اور اس کے پسندیدہ رسول ہیں، آپ خاتم الانبیاء، تمام متقیوں کے امام، تمام رسولوں کے سردار اور رب العٰلمین کے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ آپ کی بعثت و رسالت حق و ہدایت اور نور و روشنی کے ساتھ تمام جن و انس کے لئے ہے۔ امت مسلمہ کے حق میں آپ کے احسانات اس قدر عظیم ہیں کہ الفاظ قاصر و عاجز ہیں کہ انہیں اپنی زبان میں منتقل کر سکیں اور ان احسانات کے اظہار میں ہماری عاجز زبان اس کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتی کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر اپنی شان عظمت و کبریائی کے اعتبار سے اپنی لا محدود رحمتوں و برکتوں کی بارشیں نازل کرتا رہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:



ABM Printing Publisher www.AskIslamPedia.com

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ" (سورۃ آل عمران: 102)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیئے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا (102)

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا" (سورۃ النساء: 1)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے (1)

ARM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا" (سورۃ الاحزاب: 70:71)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی (سچی) باتیں کیا کرو (70) تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے کام سنوار دے اور تمہارے گناہ معاف فرمادے، اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری کرے گا اس نے بڑی مراد پالی (71)

بلاشبہ سب سے بہترین کلام، اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور سب سے عمدہ ترین ہدایت، محمد ﷺ کی ہدایت ہے اور سب سے بدترین امور دین میں ایجاد کی جانے والی بدعات وخرافات ہیں، دین میں ایجاد کی جانے والی ہر چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

دعوت الی اللہ کی مسلمہ اہمیت وضرورت اور امت مسلمہ کے ہر فرد پر اس کی علمی سطح کے مطابق، اس کے فریضہ ہونے کی حیثیت سے دنیا کی متعدد زبانوں

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

میں اسلامی کتابوں کے خزانوں میں اس موضوع پر کافی مواد موجود ہے اور اردو دنیا کے خزانے بھی اس سے خالی نہیں ہیں اور اسی ناقابل انکار اہمیت کے پیش نظر عرب وعجم کے جلیل القدر علماء کرام کی جانب سے امت مسلمہ کو فرض منصبی کی یاددہانی کے طور پر تصنیف وتالیف کے ساتھ تقریر وموعظت کے ذریعہ ہر دور میں ترغیب دی جاتی رہی اور اس ذمہ داری سے غفلت اور کوتاہی کے سنگین عواقب اور نتائج سے آگاہ کیا جاتا رہا ہے اور اسی سلسلہ کی ایک کڑی کے طور پر ابوعبداللہ محمد بن صالح بن محمد بن سلیمان بن
عبدالرحمٰن العثیمن الوھیبی التمیمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطابات میں اس موضوع پر اپنے منفرد اور داعیانہ انداز میں پوری شرح وبسط کے ساتھ بیان فرمایا اور الحمدللہ شیخ مرحوم کے تمام خطابات کو کتابی شکل دی جارہی ہے اور اسی سلسلہ کی ایک کڑی کے طور پر دعوتی موضوع "زاد الداعیۃ الی اللہ" کے عنوان کے تحت شیخ مرحوم کے خطابات کو جمع کیا گیا اور اسی عنوان کو مترجم نے "داعی الی اللہ کے لئے زاد سفر" کے عنوان سے اپنی کتاب میں شامل کرلیا۔

ABM Printime Publisher www.AshlslamPedia.com

نیز اس عنوان کی مناسبت سے جمیکن نژاد عیسائی خاندان سے تعلق رکھنے والے ایک نو مسلم اور مشہور و معروف داعی الی اللہ ابو امینہ بلال فلپس نے "INTRODUCTION TO DA'WAH" ایک سو صفحات پر مشتمل ایک مفصل کتاب تحریر کی۔ اس کتاب میں مصنف نے بہت ہی شرح و بسط کے ساتھ غیر مسلم حضرات میں دعوت پیش کرنے کے طریقوں سے بحث کی ہے اور اس بالخصوص اس ضمن جدید تکنالوجی کو استعمال کرتے ہوئے ایسی راہوں کی نشاندہی کی جہاں اسلامی دعوت کو پیش کیا جاسکتا ہے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے نہ صرف موسیقی کو خیر باد کہا بلکہ اسلامی فقہ میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی اور خود کو تبلیغ اسلام کے لیے وقف کر دیا۔ اس کتاب کے ابتدائی حصہ سے دعوت کی شرعی حیثیت و حکم کے ساتھ کسی غیر مسلم تک دعوت دین پہنچانے کے مقصد سے دعوتی کام کا آغاز کرنے کے لئے ایسے سات (7) سوالات کو ذکر کیا گیا جن کے ذریعہ مدعو کے دل و دماغ کے دریچوں کو اسلامی فہم وادراک اور اس کے دل میں موجود شبہات واعتراضات کا ازالہ کرتے ہوئے کھولا جاسکتا ہے اور آخر میں دعوت الی اللہ کے لئے اسی (

80)سے زائد ایسے مختلف اور متنوع طریقہ کار ذکر کئے گئے جس میں بآسانی دعوتی عمل کو بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔

اس کتاب کی تکمیل میں ہر طرح کا تعاون کرنے والے میرے عزیز رفقاء و احباب میں سب سے پہلے آسک اسلام پیڈیا کے بانی وڈائرکٹر اور میرے عزیز تر رفیق علم اور رہبر و رہنما شیخ ارشد بشیر عمری مدنی حفظہ اللہ تعالیٰ کا بے پناہ مشکور و ممنون ہوں کہ اس کتاب کو منظر عام پر لانے میں شیخ محترم ہی کی شخصیت کلیدی نوعیت کی حامل رہی، ورنہ مجھ میں یہ حوصلہ بالکل ہی نہ تھا کہ تصنیف و تالیف اور ترجمہ کے میدان میں اپنے قدم بڑھا سکوں، اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوں کہ شیخ کی تمام ترکاوشوں کو قبول فرمائے اور آپ کے ادارہ "آسک اسلام پیڈیا" کو دنیا کے تمام اشرار کے شر اور حاسدین کی نظر بد سے محفوظ رکھے اور اس راہ میں حائل ہونے والی تمام مشکلات کا اپنے پردہ غیب سے خاتمہ فرمادے۔ آمین یارب العٰلمین۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

بڑی ہی ناقدری وناشکر گذاری ہوگی اگر میں کتاب کی تصحیح وتنقیح میں میرے مخلص محسنین میں سے شیخ نور الدین عمری حفظہ اللہ تعالیٰ اور شیخ عبد الرحمٰن عمری مدنی حفظہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی طور پر شکریہ ادانہ کروں جنہوں نے اپنی گوناگوں وہمہ جہتی مصروفیات کے باوجود میرے اس کام کی تکمیل میں پوری مستعدی اور عجلت کے ساتھ بھرپور تعاون فرمایا، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاگو ہوں کہ ان دونوں شیوخ کی دین ودنیا کے تمام مراحل کو اپنے ناختم ہونے والے خزانوں سے مالامال کردے۔

نیز کتاب کی تزئین وطباعت میں تعاون کرنے والے میرے مخلص احباب شیخ ارشاد سہیل عمری اور میرے محسن دوست ابو مظہر خالد صدیقی عمری کا بھی بے پناہ مشکور ہوں کہ جنہوں نے اس ضمن میں میرے ساتھ کافی تعاون کیا۔ جزاکم اللہ خیرا احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوں کہ وہ میری اس معمولی سعی وکوشش کو سعی مشکور بنادے اور سب سے پہلے مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں دعوتی میدان کا

سپہ سالار بن جاؤں اور تمام امت مسلمہ کے حق میں بھی دعا گو ہوں کہ وہ انہیں اپنی اس اہم ترین فریضہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عنایت فرمائے، آمین یارب العلمین۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد عبد الواسع العمری

ایم فل،(پی ایچ ڈی) ان ٹرانسلیشن، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

# باب اول دعوت الی اللہ کی شرعی حیثیت

## دعوت الی اللہ کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

- "دعوۃ" کا لغوی معانی

- "دعوۃ" کی اصطلاحی تعریف

- "دعوۃ" کا لغوی معانی

لفظ "دعوۃ" ثلاثی مجرد کے باب نصر کا مصدر ہے جس کے کئی معانی ہیں۔

"دعا فلاناً" یعنی "ناداہ" یعنی پکارنا، رغبت کرنا، مدد طلب کرنا۔
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
"لا تجعلوا دعاء الرسول کدعاء بعضکم بعضاً" (سورۃ النور:63)
ترجمہ: "تم اللہ تعالیٰ کے نبی کے بلانے کو ایسا بلاوا نہ کرلو جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہوتا ہے۔"
"دعا بالشيء: دعواً، ودعوةً، ودعاءً، ودعوىً" جیسے "دعا بالکتاب والدواۃ" یعنی کتاب، سیاہی طلب کرنا۔

"دعا بفلان" یعنی نام رکھنا۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

"دعاہ لفلان" یعنی کسی چیز کی طرف منسوب کرنا۔

"دعا إلى الشيء" یعنی کسی کام کے کرنے پر آمادہ کرنا جیسے "دعا الی القتال او الصلاۃ او الدین یعنی جہاد، نماز اور دین کی طرف بلانے کے لئے آمادہ کرنا۔

"دعا القوم" یعنی قوم کو اپنے ہاں کھانے کے لئے بلانا۔

"دعا لہ" کسی کے حق میں دعا کرنا۔

"دعا علیہ" کسی کے خلاف بد دعا کرنا۔

"الداعي" سبب کو بھی کہتے ہیں اور "الداعية" مبالغہ کے لئے کہا جاتا ہے یعنی وہ شخص جو دین یا کسی فکر کی طرف دعوت دیتا ہے اور داعیہ کا "ۃ" مبالغہ کے لئے ہے۔

الداعية: وہ عورت جو شہوانی خواہش کی طرف دعوت دیتی ہے۔

الدعاية: کسی مذہب یا نقطہ نظر یا دین کی طرف دی جانے والی دعوت، جیسے رسول اللہ ﷺ کی جانب سے بادشاہوں کو لکھے جانے والے خطوط میں اس طرح کے الفاظ پائے جاتے ہیں:

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

"أدعوك بدعاية الإسلام ، أسلم تسلم" کہ میں تمہیں دینِ اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں، اسلام قبول کرلو سلامتی میں آجاؤ گے۔"

نیز اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں دعوت کا یہی معنی مراد ہے:

"قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ"

(سورۃ یوسف: 108)

ترجمہ: "آپ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے۔ میں اور میرے متبعین اللہ کی طرف بلا رہے ہیں، پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ۔"

"دعا": رغب إليه، وأبتهل یعنی گڑگڑانا جیسے اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی کی امید رکھتے ہوئے دعا کرنا۔

"الدَّعاء" بہت زیادہ دعاء کرنا۔

- "دعوۃ" کی اصطلاحی تعریف

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

دائرہ اسلام میں داخل ہونے اور اس پر کاربند رہنے کی طلب کو دعوت الی اللہ کہتے ہیں۔ انسانوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کی رحمت و سنت اور عدل و انصاف یہی رہا ہے کہ وہ اتمام حجت کئے بغیر کسی قوم کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

**"وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا" (سورۃ الاسراء: 15)**

ترجمہ: "اور ہماری سنت نہیں کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب کرنے لگیں۔"

## دعوت الی اللہ کی شرعی حیثیت

- دعوت الی اللہ کی حیثیت و حکم



ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

- دعوت الی اللہ کی دو حیثیتیں
- اجتماعی دعوت کی فرضیت کو ثابت کرنے والی آیات
- انفرادی دعوت کی فرضیت کو ثابت کرنے والی آیات واحادیث
- فریضہ دعوت سے غفلت ولا پرواہی پر سخت انتباہ
- تمام انبیاء اور رسولوں کا یہی مشن تھا
- ہمارے نبی آخر الزمان محمد ﷺ کا بھی یہی مشن تھا
- دنیا میں امت مسلمہ کے وجود کا بھی یہی مشن ہے

- دعوت الی اللہ کی حیثیت و حکم

علماء اسلام نے دعوت الی اللہ کی ذمہ داری عمومی طور پر ہر مسلمان پر اس کی صلاحیت کے مطابق لازم قرار دی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالی اور پیغمبر

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

اسلام محمد ﷺ کی جانب سے اپنی سنتوں میں عمل دعوت کو لازم قرار دیا گیا ہے۔ شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں فرمایا:

"علماء کرام کی جانب سے مسلمان حکمرانوں اور مبلغین کے ذریعہ دعوت ہر اس شخص پر واجب ہے جو اس کام کے اہل ہوں تا آنکہ دنیا کے ہر گوشہ میں آباد متعدد اہل زبان تک اسلامی پیغام پہنچ جائے۔ اسی قسم کی تبلیغ کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے پیغمبر اسلام کو (اسلامی پیغام عام کرنے کی) ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:

"يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ" (سورۃ المائدہ: 67)

ترجمہ: "اے رسول جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے پہنچا دیجیے۔"

اس طرح پیغمبر اسلام محمد ﷺ پر پیغام کو پہنچانے کی ذمہ داری اسی طرح لازم تھی جیسے آپ ﷺ سے قبل دیگر تمام انبیاء علیھم السلام پر فرض کی گئی



ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

تھی، اللہ تعالیٰ کا ان سب پر اور اس پیغام رسانی میں ان کی اتباع کرنے والے تمام لوگوں پر درود و سلامتی ہو۔

اس لئے تمام حکمرانوں، علماء کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ تاجروں اور دیگر تمام لوگوں تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اس دین کو پہنچادیں اور تمام لوگوں کو ان کی اپنی زبانوں میں اس دین کو واضح طور پر پیش کر دیں۔

*Words of Advice Regarding Da'wah,* pp. 47-8.

- دعوت الی اللہ کی دو حیثیتیں

تاہم علماء کرام نے انفرادی اور اجتماعی دعوت کے وجوب کے درمیان کچھ فرق ظاہر کیاہے، شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

دعوت الی اللہ کی دو حیثیتیں ہیں جس میں سے ایک فرض (انفرادی طور پر عائد ذمہ داری) اور دوسرا فرض کفایہ (اجتماعی طور پر عائد ذمہ داری)۔ یہ ذمہ داری اس وقت فرض عین ہو جائے گی جب آپ کے ملک، علاقہ، قبیلہ

میں کوئی بھی ایسا شخص موجود نہ ہو جو بھلائی کا حکم دے اور برائے سے روکے اور یہ اس وقت جب آپ کے پاس علم موجود ہو۔ خصوصی طور پر آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہو جائے گی کہ آپ اس دعوتی عمل کو انجام دیں تاکہ لوگ اللہ تعالیٰ کے حقوق سے روشناس ہوں اور انہیں ہر اچھی بات کی تلقین کریں اور ہر برائی سے روکیں۔ تاہم اگر کچھ ایسے لوگ موجود ہوں جو دعوت الی اللہ کو انجام دے رہے ہوں اور وہ عوام میں تعلیم کی کرنیں پھیلا رہے ہوں اور ان کی ہدایت ورہنمائی کے اسباب فراہم کرنے میں برسرپیکار ہوں تو آپ پر اس ذمہ داری کی ادائیگی سنت کی حیثیت سے عائد ہوگی اور ان تمام پر یہ ذمہ داری لازم نہ ہوگی جو شرعی علوم سے واقف ہوں۔"

*Words of Advice Regarding Da'wah,* p. 18.

نیز دور حاضر میں دعوت کے لزوم کے تئیں شیخ ابن باز کا کہنا ہے:

"ایک ایسے دور میں جب دعاۃ کی بہت زیادہ کمیابی ہو اور دوسری جانب برائی کو بہت زیادہ قبول عام حاصل ہو رہا ہے اور جہالت کا چہار سو غلبہ نظر آرہا ہے، تو

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

دعوت الی اللہ کی ذمہ داری ہر شخص پر اس کی صلاحیت کے مطابق لازم ہو جاتی ہے۔" Ibid., p. 20.

- **اجتماعی دعوت کی فرضیت کو ثابت کرنے والی آیات**

درج ذیل اور اس جیسی دیگر آیات میں اجتماعی دعوت کے لزوم کا ثبوت پایا جاتا ہے:

**"وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ" (سورۃ آل عمران: 104)**

ترجمہ: "تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے، اور یہی لوگ فلاح ونجات پانے والے ہیں۔" (104)

ABM Printline Publisher
www.AskIslamPedia.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مؤمنین کا ایک ایسا گروہ ہونا ضروری ہے جو سماج و سوسائٹی میں اس مقدس عمل کے فروغ اور اس سے برائی کے خاتمہ کی ذمہ داری کو اپنے کاندھوں پر اٹھائیں کیونکہ مذہب کا تعلق محض کسی کے ذاتی امور سے نہیں ہے جیسے مغربی جمہوریت میں اس بات کو محسوس کیا جاسکتا ہے، بلکہ اس کا تعلق سماج کے مکمل تانے بانے تشکیل دینے سے ہے۔ سماج کی تشکیل و تعمیر کا مکمل بیڑا محض حکومت کے سر نہ تھوپا جانا چاہئے بلکہ اس تشکیل و تعمیر میں تمام کمیونیٹیز کے اراکین کو شریک کار ہونا ہوگا۔

- انفرادی دعوت کی فرضیت کو ثابت کرنے والی آیات واحادیث

دوسری جانب انفرادی دعوت کے لزوم کو بھی درج ذیل آیات میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ" (سورۃ النحل: 125)



ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے

اس آیت میں پیغمبر اسلام ﷺ کو خصوصی طور پر خطاب اور عمومی طور پر تمام مؤمنین کو اس بات کی ہدایت دی جارہی ہے کہ وہ لوگوں کو اسلام کی دعوت پیش کریں۔ بصورت دیگر یہ ہدایت صرف علماء کرام یا دیگر گروپس جیسے مخصوص افراد تک محدود سمجھی جاسکتی تھی، خود پیغمبر اسلام محمد ﷺ نے اس ذمہ داری کے دائرہ کار کی وسعت کو واضح کرتے ہوئے اسے ہر اس شخص کی انفرادی ذمہ داری قرار دی جس کے پاس کچھ بھی علم موجود ہو، آپ ﷺ نے فرمایا:

یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے تمام امت کو یہ عام حکم دے دیا:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ."

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرا پیغام لوگوں کو پہنچاؤ! اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل کے واقعات تم بیان کر سکتے ہو، ان میں کوئی حرج نہیں اور جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا تو اسے اپنے جہنم کے ٹھکانے کے لیے تیار رہنا چاہئے۔"، حدیث متعلقہ ابواب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قصداً جھوٹ منسوب کرنا۔" صحیح بخاری، کتاب انبیاء علیہم السلام کے بیان میں، باب: بنی اسرائیل کے واقعات کا بیان، حدیث نمبر: 3461

ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنی روزمرہ عبادات کے لئے قرآن مجید کی کچھ آیات یا کچھ سورتیں سیکھے اور قرآن مجید کی سب سے مختصر اور مشہور سورۃ "سورۃ الاخلاص" ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ" (سورۃ الاخلاص)

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے (1) اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے (2) نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا (3) اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے (4)

ان سورۃ کی ہر آیت میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں اہم ترین پیغام موجود ہے جو ہر مذہب میں ناپید ہے۔ اس کی ہر آیت میں واضح طور پر خالق اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق سے بالاتر اور ممتاز ثابت کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت اس مختصر سورۃ سے واقف ہے اور وہ اپنے اطراف پائے جانے والے مورتی پوجا کرنے والی اقوام تک اس سورۃ کا پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ لہٰذا کوئی بھی شخص اس عمل دعوت سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مزید بر آں، جب کبھی آپ ﷺ قوم سے خطاب فرماتے، یوں گویا ہوتے:

"الا لیبلغ الشاھد منکم الغائب"

صحیح بخاری، کتاب العلم، باب لیبلغ العلم الشاھد الغائب: حدیث نمبر: 105

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

آپ ﷺ نے فرمایا:" سن لو! یہ خبر حاضر غائب کو پہنچادے"

- فریضہ دعوت سے غفلت ولاپرواہی پر سخت انتباہ

تمام مسلمانوں پر دعوت کے فریضہ کی شدید اہمیت کے پیش نظر، اللہ تعالیٰ نے ان افراد کو سخت ترین انداز میں تنبیہ کی جو اس ضمن میں اپنی ذمہ داری سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں اور فرمایا کہ ایسے لوگوں پر اس کی لعنت اور اس کی تمام مخلوقات کی لعنت ہو، جیسا کہ فرمایا:

**"إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۙ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ" (سورۃ البقرۃ: 159)**

ترجمہ: جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کرچکے ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے (159)

ABM Printme Publisher
www.AskIslamPedia.com

اسلامی معلومات رکھتے ہوئے اس کو دوسروں تک نہ پہنچانا ہی "کتمان علم" (علم کو چھپانا) ہے۔ علم چھپانے میں اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ اس شخص کی عمداً نیت یہ ہو کہ وہ دیگر دوسروں کو اس چیز سے دور رکھنا چاہتا ہو۔ یہ بات اس صورت میں سمجھ میں آتی ہے جب کسی سے اسلام کے بارے میں پوچھا جائے اور وہ اس کی تعلیمات کو نسلی یا قبائلی تعصبات کی بناء پر ظاہر کرنے سے انکار کر دے۔ جیسا کہ گذشتہ کچھ سال قبل، گیانا یا ترنیدادین نسل سے تعلق رکھنے والے بعض ہندوستانیوں نے اس بات سے انکار کر دیا کہ افریقی گیانا اور افریقی ترنیدادین نسل کے افراد کو ان کے اس امتیاز پر مبنی نسل پرستانہ عقیدہ کی بناء پر تعلیم دیں کہ جس کے مطابق، اسلام صرف ہندوستانیوں ہی کے لئے ہے۔ اسی طرح کچھ چند افریقی امریکیوں نے اپنے "قوم پرستانہ اسلام" یا ان سے متاثر ہو کر یوروپی امریکیوں کے روبرو اسلام کی تشریح اور توضیح کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ انہوں نے ان قوموں کو شیطانی یا سادہ الفاظ میں دشمن اسلام تصور کر لیا۔ کتمان علم کی وجہ غیر ارادی طور پر کئے جانے والا عمل بھی ہو سکتا ہے کہ جہاں کسی شخص کے پاس علم تو ہوتا ہے لیکن وہ شرم وحیا یا

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

احساس کمتری (جیسے دعوت کا کام کرنے سے عاجز و قاصر رہنا) جیسے اسباب کی بناء پر تبلیغ کے فریضہ سے کنارہ کشی اختیار کرلیتا ہے۔ فریضہ تبلیغ میں غیر ارادی کتمان کی ایک مثال یہ ہو سکتی ہے کہ مسلمان کسی غیر اسلامی مملکت میں حصول علم اور روزگار کے مقصد سے برسہا برس رہتے ہوں اور انہوں نے وہاں اسلام کے بارے میں کبھی بھی اپنی زبانیں نہ کھولی ہوں لیکن ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اس حدیث کی روشنی میں اپنے ایمان کا محاسبہ کریں:

ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ مروان نے عید کے دن منبر نکلوایا اور نماز عید سے پہلے خطبہ شروع کر دیا، تو ایک شخص نے کہا: مروان! آپ نے سنت کے خلاف کیا، ایک تو آپ نے اس دن منبر نکالا حالانکہ اس دن منبر نہیں نکالا جاتا، پھر آپ نے نماز سے پہلے خطبہ شروع کیا، حالانکہ نماز سے پہلے خطبہ نہیں ہوتا، ابو سعید خدریؓ نے کہا: اس شخص نے تو اپنا وہ حق جو اس پر تھا ادا کر دیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے "تم میں سے جو شخص کوئی بات خلاف شرع دیکھے، تو اگر اسے ہاتھ سے روکنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے روکے، اور اگر اس کی

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

بھی طاقت نہ ہو تو اس کو دل سے برا جانے، اور یہ ایمان کا سب سے معمولی درجہ ہے"۔ حدیث نمبر: 4013، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا.

لہٰذا یہ بات مسلمہ ہے کہ دعوت دین کی ذمہ داری ہر مسلمان مرد اور عورت پر عائد ہوتی ہے۔ وہ معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں سے لوگوں کو روکے۔ اتنی تبلیغ کرنے کے لیے ضروری نہیں کہ داعی دینی علوم پر مکمل عبور رکھتا ہو۔ ایسے شخص کو دین کی جزئیات پر بحث نہیں کرنی چاہیے اور نہ ان کی دعوت پیش کرنی چاہیے تاکہ یہ اپنی لاعلمیت کی بنا پر غلط بات نہ کہہ دے کہ جس پر عمل کرنے سے دوسرے لوگ گمراہ ہو جائیں اور ان کا وبال بھی اسی کے سر پر ہو۔ کیونکہ یہ علماء کرام کے منصب کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے وسیع علم اور ایمانی بصیرت کی بنیاد پر دینی مسائل کی جزئیات کو بیان کریں اور دشمنان اسلام کی جزئیات کو بھی بیان کریں۔ غلو پسندوں کے مبالغہ کا رد کریں۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

- **تمام انبیاء اور رسولوں کا یہی مشن تھا**

اللہ تعالیٰ کی جانب سے تمام پیغمبروں پر فرض کردہ مشن اور اہم ترین کام یہی دعوت تھا۔ اسی مقصد کے تحت انہیں ان کی قوموں میں بھیجا گیا کہ لوگوں کو ایک اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کے لئے بلائیں اور شرک کی لعنتوں سے انہیں بچنے کی تلقین کریں:

**وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ (سورۃ النحل: 36)**

ترجمہ: "ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو۔"

قرآن مجید میں کئی ایسی آیات ہیں جس میں اس بات کی وضاحت کی گئی کہ کس طرح سابقہ انبیاء نے اپنی قوموں کو اللہ تعالیٰ کی دعوت پیش کی۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

- ہمارے نبی آخر الزمان محمد ﷺ کا بھی یہی مشن تھا

ان قصوں میں ہمارے آخری پیغمبر محمد ﷺ اور ان کے متبعین و پیروکاروں کے حق میں نمونوں کی حیثیت کے حامل ہیں۔ مزید بر آں بہت سی ایسی بھی آیات ہیں جس میں اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے پیغمبر اسلام ﷺ کو خصوصی طور پر تلقین فرمائی ہے تاکہ وہ لوگوں تک اسلام کا پیغام عام کر دیں:

"وَادۡعُ إِلَىٰ رَبِّكَۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَ" (سورۃ القصص: 87)

ترجمہ: "تو اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔"

- دنیا میں امت مسلمہ کے وجود کا بھی یہی مشن ہے

چنانچہ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان افراد کی ستائش فرماتا ہے جو اس عظیم اور مقدس عمل میں مصروف بہ کار رہتے ہیں کہ ان کی یہ سب سے اعلیٰ ترین گفتگو ہے:



ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

**"وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ" (سورۃ فصلت: 33)**

ترجمہ: اور اس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً مسلمانوں میں سے ہوں (33)

سب سے بہترین گفتگو جو کوئی شخص اپنی زبان سے ادا کرتا ہے، وہ الفاظ ہیں جس میں لوگوں کی رہنمائی اور ہدایت کا سامان مہیا کیا جائے کہ ان کی تخلیق کا مقصد اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کے سوا کچھ نہیں۔ اس دعوت کی اسی عظیم اہمیت کے پیش نظر اس کا اجر وثواب بھی عظیم تر مقرر کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں اس وقت کوئی تعجب نہیں ہوتا جب ہمیں محمد ﷺ کی احادیث شریفہ میں بھی اس دعوت کے عظیم اجر وثواب کو ثابت کرنے والی بہت سی روایات ملتی ہیں۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ABM Printime Publisher www.AskIslamPedia.com

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ" أَوْ قَالَ: "عَامِلِهِ"

صحیح مسلم، جلد سوم، صفحہ 1050، حدیث نمبر:4665

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے بھلائی کا راستہ دکھایا تو اسے اتنا ہی اجر ملتا ہے جتنا کہ اس کے کرنے والے کو ملتا ہے"

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "من دعا إلى هدى كان له من الاجر مثل اجور من اتبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيئا."

صحیح مسلم، جلد چہارم، صفحہ نمبر 1406، حدیث نمبر 6470

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"جو کسی ہدایت کی طرف بلائے تو اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس شخص کو ملے گا جس نے اس کی اتباع کی، اور اس سے ان کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہو گی۔"

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم فضل کے اظہار کے طور پر اس بات کا وعدہ کیا ہے کہ ہر نیکی کا اجر و ثواب دس گنا اور اس سے زیادہ عطا کیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کے مطابق، کہ جو کوئی دوسروں کی ہدایت ورہنمائی کا باعث بنے گا، اس کو ان کی ہدایت کے بعد کئے جانے والے تمام اچھے اعمال کا برابر اجر و ثواب حاصل ہو گا۔ چنانچہ لوگوں کی جانب سے تاحیات کئے جانے والے کئے جانے والے اعمال صالحہ کا مکمل ثواب ان تمام داعیوں کو حاصل ہو گا جنہوں نے ان کی ہدایت ورہنمائی کا سامان فراہم کیا اور یہ بے پناہ ثواب صرف انہیں افراد کے حصہ میں آئے گا جو دعوت کے اس پیغمبرانہ مشن میں مصروف عمل رہے۔

دوسروں تک اسلام کی دعوت پہنچانے کے عظیم اجر و ثواب کی ایک مثال بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

"فواللہ لان یہدی اللہ بك رجلا واحدا خیر لك من ان یكون لك حمر النعم۔"

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

## صحیح البخاری. حدیث نمبر 3701 : کتاب فضائل الصحابۃ

اللہ کی قسم اگر تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بھی ہدایت دیدے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں (کی دولت) سے بہتر ہے۔

عرب جاہلیت کے دور میں اونٹ بہت ہی قیمتی جائید اد سمجھی جاتی تھی اور اس میں سرخ رنگ کی نوعیت رکھنے والے اونٹوں کی قیمتیں آسمان کو چھوتی تھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے یہاں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ دوسروں کو حق کی رہنمائی کرنا، دنیا میں ہمارے ہاں موجود تمام بیش قیمت اشیاء کے بالمقابل ہیچ اور لاقیمت ہیں۔

اسی حقیقت کا اظہار مزید سورۃ العصر میں دہرایا گیا ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے تمام انسانیت کو خسارہ اور گھاٹے میں قرار دیتے ہوئے انہیں افراد کو مستثنیٰ کردیا جنہوں نے آپس میں ایک دوسرے کو حق کی وصیت کی۔

ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

اللہ تعالیٰ نے "بہترین امت" کے لیبل کو مسلم قوم پر چسپاں کر دیا اور اس کی وجہ یہی بتائی کہ وہ انسانیت کو رشد و ہدایت کی تلقین کرنے والے اور انہیں منکرات اور برائیوں سے روکنے کی دعوت کا حق ادا کرتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

**كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ (سورۃ آل عمران: 110)**

ترجمہ "تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو، اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔"

ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

# باب دوم　دعوت الی اللہ کا آغاز کیسے کریں

## دعوت الی اللہ کا آغاز کرنے کے لئے سات کارآمد نکات

- پہلا نکتہ "اسلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں اور کیا سوچتے ہیں؟"
- دوسرا نکتہ "حالات حاضرہ سے متعلق مسائل: آپ ان سے یہ استفسار کریں کہ حجاب یا عراق کی جنگ کے تعلق سے آپ کا کیا خیال ہے؟
- تیسرا نکتہ "مسلمانوں کے ضمن میں منفی اثرات کا ازالہ کریں

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

- چوتھا نکتہ " خلیجی ممالک میں آنے کے بعد سے آپ کے احساسات کیسے رہے؟"
- پانچواں نکتہ "کیا آپ کسی مذہب کے ماننے والے ہیں؟ کیا آپ کے مذہب میں اس بات کی وضاحت ملتی ہے کہ آپ کی تخلیق / وجود کا مقصد کیا ہے؟"
- چھٹا نکتہ " مسیحی حضرات سے پوچھیں کہ وہ تثلیث (کراس) کی علامت کیوں لٹکاتے ہیں؟ اس مورتی کو کیوں لٹکائے رکھتے ہیں؟"
- ساتواں نکتہ " دیگر افراد کی موجودگی میں اسلام پر مذاکرات کیجئے"

- پہلا نکتہ "اسلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں اور کیا سوچتے ہیں؟"

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

دیگر عمومی باتوں سے قبل مدعو کے روبرو یہ سوال کیا جانا چاہئے۔ جیسے یہ دریافت کریں کہ کتنی مدت سے مدعو شخص اس ملک میں مقیم ہے۔ اگر وہ ملک میں عرصہ دراز سے مقیم ہوں، تو یہ ایک بہت مناسب و موزوں سوال ہو گا۔ اگر ملک میں ان کی آمد کو زیادہ عرصہ نہ ہوا ہو تو دیگر دوسرے ذرائع کی ضرورت پیش آئے گی، جیسے یہ ہو سکتا ہے کہ انہیں شہر کی سیر و تفریح کرانے کی پیش کش کی جائے یا انہیں کسی مقام پر جمع ہونے کے لئے مدعو کیا جائے وغیرہ۔

- دوسرا نکتہ "حالات حاضرہ سے متعلق مسائل: آپ ان سے یہ استفسار کریں کہ حجاب یا عراق کی جنگ کے تعلق سے آپ کا کیا خیال ہے؟

میڈیا میں جو موضوعات زیر بحث ہیں، انہیں مدعو سے گفتگو کا ذریعہ بناتے ہوئے چھیڑا جائے۔ اگر یہ محسوس ہو کہ وہ وسیع ذہن کے حامل ہیں اور حجاب پابندی کو سراسر ناانصافی پر مبنی تصور کرتے ہوں اور عراق میں وسیع تباہی

پھیلانے والے ہتھیاروں پر مبنی مغربی مداخلت کو بے جا سمجھتے ہوں تو میڈیا کی جانب سے اسلام کی شناخت و شبیہ کو بگاڑنے کی ناکام و نامراد کوششوں کی جانب گفتگو کا رخ موڑا جا سکتا ہے۔ اگر وہ حجاب یا عراق میں امریکہ کی بے جا مداخلت جیسے مسائل کو سمجھنے سے قاصر ہوں تو انہیں بالکل وضاحت کے ساتھ یہ اور اسلام سے مربوط مسائل سمجھائے جائیں۔

- تیسرا نکتہ "مسلمانوں کے ضمن میں منفی اثرات کا ازالہ کریں۔"

مسلمانوں کے ضمن میں ان کے احساسات کو تلاش کریں اور منفی اثرات اور تصورات کا ازالہ کریں۔ اس فرق کو واضح کریں کہ آج کے مسلمان کیا کر رہے ہیں اور انہیں حقیقت میں کیا کرنا چاہئے، مثلاً، موجودہ ثقافتی اسلام اور اصل اسلامی ثقافت۔

- چوتھا نکتہ "خلیجی ممالک میں آنے کے بعد سے آپ کے احساسات کیسے رہے؟"

ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

اہل مغرب اور دیگر ممالک کے نزدیک ان خلیجی ممالک اور ان کے شہریوں کی شبیہ بہت ہی زیادہ بگڑی ہوئی ہے۔ تکنالوجی پر مشتمل اور سماجی نوعیت کے فرق یہاں بڑے پیمانے پر ظاہر کئے جاتے ہیں۔ تشدد اور پسماندگی کو دو بنیادی غلط فہمیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں تشدد اور دہشت گردانہ اعمال کے تئیں اسلامی موقف کو واضح کیا جائے اور اس بات کو تاکید سے بتایا جائے کہ اسلام، سائنسی ترقیات کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اس مسئلہ کو بھی واضح کیا جائے کہ ایام امن ہی میں مذہب اسلام کو فروغ اور وسعت حاصل ہوئی (جیسے انڈونیشیا) اور یہ کہ قرآن مجید جبرا اور زبردستی کسی کو اسلام میں داخل کرنے کی کوششوں سے روکتا ہے اور ایسے مسائل کا ذکر کیا جائے تو بہت اچھا اثر ظاہر ہو سکتا ہے۔

- پانچواں نکتہ "کیا آپ کسی مذہب کے ماننے والے ہیں؟ کیا آپ کے مذہب میں اس بات کی وضاحت ملتی ہے کہ آپ کی تخلیق / وجود کا مقصد کیا ہے؟"



ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

مدعو کی روحانی اور عقیدہ کی کیفیت کا اندازہ لگائیں۔ اگر وہ کسی مذہب سے وابستہ رہنے اور اس کے عمل پیرا ہونے کا اعتراف کریں، تو ان سے کہیں کہ اپنے ذاتی تصورات اور خیالات کے بجائے اپنی مذہبی کتابوں کے حوالہ سے دنیا میں انکی تخلیق اور وجود کا مقصد واضح کریں۔ بیشتر افراد کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہوتا کیونکہ انہوں نے کبھی بھی اس بارے میں سونچا ہی نہیں ہوتا اور نہ ہی ان کے مذہبی معلمین اور مذہبی تعلیمات میں اس بات کی مکمل توضیح پائی جاتی ہے۔ چلئے اب ان کے روبرو کتاب مقدس "قرآن عظیم" میں مذکور مقصد زندگی کو کھول کھول کر ذکر کریں، اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ فوری طور پر متاثر ہوسکتے ہیں اور انہیں ترغیب دیں کہ وہ قرآن عظیم کو پڑھیں، اس طرح مقصد حیات پر کی جانے والی گفتگو بہت مفید اور کارآمد رہے گی۔

- چھٹا نکتہ " مسیحی حضرات سے پوچھیں کہ وہ تثلیث (کراس) کی علامت کیوں لٹکاتے ہیں؟ اس مورتی کو کیوں لٹکائے رکھتے ہیں؟"

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

مدعو کے مذہبی نشان اور علامت کے بارے میں سوالات کریں تاکہ اس کے عقائد کے برعکس اسلامی نظریات کا تعارف پہنچا سکیں اور اس راہ سے مدعو کے باطل خیالات و تصورات کو باہر لایا جائے اور اسلامی عقائد اور اعمال کے ساتھ ان کا تقابل پیش کیا جائے یا آپ گفتگو کے آغاز کے لئے دیگر داعی حضرات کے اختیار کردہ سوالات کو استعمال کرسکتے ہیں۔ اگر وہ آپ سے حجاب یا اسلامی ٹوپی یا جھبہ کے بارے میں دریافت کریں تو اس سوال کو غلط فہمیوں کی وضاحت یا کچھ اسلامی نقطہ ہائے نظر کے تعارف کا ذریعہ و وسیلہ بنائیں۔

- ساتواں نکتہ "دیگر افراد کی موجودگی میں اسلام پر مذاکرات کیجئے"

اگر آپ مسلمانوں کے ساتھ سفر کر رہے ہوں اور جہاں کچھ غیر مسلم افراد بھی موجود ہوں تو اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے بنیادی اسلامی عقائد پر مذاکرہ شروع کر دیں تاکہ انہیں بھی پیغام پہنچ جائے۔ جیسے کوئی یہ سوال پیش کرے کہ اسلام اور مسیحیت میں خدا کا تصور کیا ہے اور دونوں کے نقطہ ہائے نظر میں کیا فرق ہے یا راست طور پر جانے کے بجائے سورۃ فاتحہ کے معانی

دریافت کرے اور دوسرے حضرات اس کی تشریح کریں یا اس پر مذاکرہ کریں۔

# باب سوم دعوت الی اللہ کے لئے اسی (80) سے زائد طریقہ کار

- سب سے اعلی ترین عمل "دعوت" ہی ہے
- دعوت الی اللہ کی ہمہ جہتی راہیں
- گھر پر اختیار کئے جانے والے سات (7) دعوتی طریقہ کار
- مسجد میں کی جانے والی سات (7) دعوتی سرگرمیاں
- اسکول میں کئے جانے والے دس (10) دعوتی مواقع
- ملازمت کے مقام پر اختیار کئے جانے والے نو (9) دعوتی مواقع

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

- عام(37) دعوتی ذرائع
- دعوت کے دس(10) روزمرہ ذرائع

- سب سے اعلیٰ ترین عمل "دعوت" ہی ہے

ہر قسم کی تعریف اور حمد و ثناء اسی اللہ وحدہ لاشریک لہ کے لئے لائق وزیبا ہے جس نے اپنے مذہب اسلام کی طرف دعوت دینے والے کو اعلیٰ ترین مرتبہ عطا کرتے ہوئے فرمایا:

**"وَمَنۡ أَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّن دَعَآ إِلَى ٱللَّهِ وَعَمِلَ صَٰلِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ ٱلۡمُسۡلِمِينَ" (سورۃ فصلت: 33)**

ABM Printtime Publisher www.AskIslampedia.com

ترجمہ: اور اس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً مسلمانوں میں سے ہوں (33)

اللہ تعالیٰ ہمارے پیغمبر محمد ﷺ پر درود و سلام کی بارشیں نازل فرمائے جنہوں نے فرمایا:

"مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ" أَوْ قَالَ: "عَامِلِهِ"

صحیح مسلم، جلد سوم، صفحہ 1050، حدیث نمبر:4665

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا": جس نے بھلائی کا راستہ دکھایا تو اسے اتنا ہی اجر ملتا ہے جتنا کہ اس کے کرنے والے کو ملتا ہے"۔

مسلمانوں کو جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہی وہ تنہا و یکتا ذات ہے جس نے انہیں دین اسلام کے ذریعہ اعزاز بخشا اور انہیں اس کی نشر و اشاعت کی ذمہ داری تفویض فرمائی، جیسا کہ فرمان الہی ہے:

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

"وَإِنَّهُۥ لَذِكۡرٌ لَّكَ وَلِقَوۡمِكَۖ وَسَوۡفَ تُسۡـَٔلُونَ" (سورۃ الزخرف: 44)

ترجمہ: اور یقیناً یہ (خود) آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور عنقریب تم لوگ پوچھے جاؤ گے (44)

وہ اس بات سے بھی واقف اور آگاہ ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس تفویض کردہ ذمہ داری کو ادا کریں گے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات سے دیگر لوگوں کو جوڑنے اور ان کی رشد وہدایت کا سامان مہیا کریں گے تو انہیں اس قدر عظیم اجر وثواب حاصل ہوگا کہ جس کا انہیں وہم وگمان بھی نہ ہوگا، جیسا کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا:

"قُلۡ بِفَضۡلِ ٱللَّهِ وَبِرَحۡمَتِهِۦ فَبِذَٰلِكَ فَلۡيَفۡرَحُواْ هُوَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُونَ" (سورۃ یونس: 58)

آپ کہہ دیجئے کہ بس لوگوں کو اللہ کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہئے۔ وہ اس سے بدرجہا بہتر ہے جس کو وہ جمع کر رہے ہیں (58)



ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

ہم پر یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمیں دعوت الی اللہ کی متعدد جدید راہیں سجھائیں اور ہر ایک کے لئے بہت ہی معقول مواقع میسر کئے تا کہ ہر کوئی اس عظیم اجر و ثواب کے حصول کی کوشش کرتے ہوئے استفادہ کر سکے۔ دعوت اسلام پیش کرنے والے شخص پر لازم ہے کہ وہ اپنے مدعو مرد یا خاتون کو دعوت پہنچانے کے لئے بہت ہی موزوں طریقہ کار اپنائے۔
مزید بر آں اس کو ان طریقہ کار میں فرق و امتیاز کرنا چاہئے جو ان مخصوص موقع و محل کے مطابق ہوں جس میں وہ خود رہتا ہو، جیسا کہ نوح علیہ السلام اور ان سے قبل آنے والے پیغمبروں نے اپنے موقع و محل کا دعوتی عمل میں ملحوظ خاطر رکھا۔

- دعوت الی اللہ کی ہمہ جہتی راہیں

داعی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے عمل دعوت کو بحسن و خوبی انجام دینے میں اختیار کی جانے والی متعدد صورتوں سے واقف رہے۔ اس کی دعوت راست طور پر اس کے قریبی اہل خاندان، رشتہ دار، ملازمین، مہمان، پڑوسی اور



ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

احباب ورفقاء کے بشمول ہر فرد کے لئے ہو۔ اس کو مساجد، عبادتی مراکز، اسکولس، ہسپتال، قید خانے، پارکس، ساحل سمندر، تفریح علاقے، حج کے خیمے، ہوٹلیں، رہائشی علاقے، ایر پورٹس، بس اسٹیشنس، ضیافتی ہال، خریداری مراکز، بازاری علاقے، حجامت خانے، عوامی بسس، دفاتر، دوپہر کے کھانے کے کمرے، کیفٹیریا (بغیر بیرا والے ریستوران) اور عام ریستوران جیسے مقامات کا بھی علم رہے، جہاں دعوت پیش کی جا سکتی ہے۔ ملک کے متعدد سرکاری محکمہ جات اور سفارت خانے جیسے پاسپورٹ دفاتر، بلا محصول یا ٹیکس والے شاپنگ کے علاقے، امیگریشن (نقل وطن) کے دفاتر، ڈاک خانے، ٹریفک پولیس دفاتر، پولیس اسٹیشنس، سیاحتی محکمے اور اطلاعاتی مراکز جہاں نئے افراد کی آمد ورفت مسلسل جاری رہتی ہو۔

دعوتی عمل میں تعاون کرنا بھی بہت اہم ہے کیونکہ بہت سے ایسے افراد جو دعوت کے کام میں مصروف عمل ہیں اور ہو سکتا ہے کہ ان کی صلاحیتوں اور تجربات سے آپ کو اور آپ کی صلاحیتوں سے انہیں فائدہ پہنچ جائے۔ ان کے تجربات سے استفادہ کرنے کی صورت میں آپ کو مزید تخلیقی نوعیت کے داعی

ہونے میں مدد ملے گی اور آپ کے علم اور دعوتی صلاحیتوں کی پرواز کو بال و پر جڑتے رہیں گے۔ اسی بناء پر داعی کو اپنی پوری چاہت واشتیاق کے ساتھ اس عمل دعوت میں شریک ہونے کی دیگر افراد کو بھی ترغیب دینی چاہیئے تاکہ اس میں دیگر افراد کا تعاون باہمی حاصل ہو جائے اور وہ خود بھی اپنے مذہب کی خدمت میں اپنا بھرپور حصہ ادا کر سکیں، چاہے ان کا تعلق اس کے خاندان سے ہو یا نہ ہو۔ مزید بر آں، اس کو ہمہ اقسام کے دعوتی اور تشہیری مواد کو بروئے کار لانا ہو گا تاکہ دیگر لوگوں کو بھی اس مقدس اور عظیم ترین مقصد میں لگا سکیں اور یہ لوگ، کتابوں کی مشترکہ طباعت، پمفلٹس و بروچرس کے ساتھ ٹیپس، سی ڈیز، ویڈیو ٹیپس وغیرہ کی تیاری اور انہیں بڑے پیمانہ پر اپنے دوست واحباب اور خارجی حلقوں میں تقسیم میں معاون ہو سکتے ہیں۔

دعوت الی اللہ کے بارے میں علم نہ ہونے کی بناء پر لوگ اکثر اس عظیم عمل سے محروم رہتے ہیں اور اس کو ترک کرنے کا آسانی سے انہیں یہی ایک عذر اور بہانہ مل جاتا ہے کہ انہیں اس کا علم نہیں ہے۔

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

درج ذیل فہرست میں اسی (80) سے زائد ایسی تجاویز پیش کی جارہی ہے جس میں سے بیشتر کا تعلق دعوت کو آسان اور ممکنہ طریقوں سے پیش کیا جاسکتا ہے۔

- گھر پر اختیار کئے جانے والے سات (7) دعوتی طریقہ کار

1۔ گھریلو مکتبہ / لائبریری

ہر قسم کی عمر والے افراد کے لئے موزوں کتابیں، میگزین اور ٹیپس کے مجموعے مہیا کریں جو گھر کے تمام ہی افراد کے لئے لائق ہوں۔

2۔ پوسٹرس (دیواری معلوماتی اشتہار)

گھر میں ایک بلیٹن بورڈ (تختہ اطلاعات و معلومات) چسپاں کریں جس پر اسلامی تقاریر اور دیگر تقاریب کے اعلانات منسلک کئے جائیں تاکہ ارکان خاندان کو ان اہم تقاریب اور تقاریر کی یاددہانی ہوتی رہے۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

3۔ گھریلو اسباق و دروس

کسی کتاب سے پڑھ کر سنائیں، کسی اسلامی ٹیپ کو سنیں یا قرآن مجید کا کوئی حصہ اور (سلسلہ وار) کوئی حدیث شریف سب مل کر اجتماعی شکل میں یاد کریں۔

4۔ گھریلو مقابلہ جات کا انعقاد

ارکان خاندان کو اسلامی مقابلہ جات میں شامل اور شریک کریں اور گھر میں موجود استحقاق عزت و شرف بورڈ (آنر رول) پر کامیاب فرد کا نام تحریر کرتے ہوئے انعام دیا جائے۔

5۔ گھریلو میگزین

ایک گھریلو میگزین تیار کریں جس میں ارکان خاندان کو شریک کریں کہ وہ اس کے لئے مضامین تحریر کریں یا گھر میں لائے جانے والے میگزینس اور

ABM Printtime Publisher
www.AskIslam.Pedia.com

اخبارات میں سے اسلام سے مربوط آرٹیکلس اور تصاویر کو کاٹتے ہوئے اس گھریلو میگزین میں پیش کریں۔

6۔ اسلامی سماجی کارکردگیوں میں شریک کار بنائیں

اپنے بھائی یا فرزند کو نمازوں کی ادائیگی، تقاریر سننے کے لئے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھیں یا کسی بیمار شخص یا کسی عالم دین کی عیادت کریں یا دعوتی دفاتر کا دورہ کریں۔

7۔ ان کے روبرو عام اعمال صالحہ کا مظاہرہ کریں

ارکان خاندان کے روبرو کچھ اچھے کاموں کو پیش کریں جیسے نماز، قرآن مجید کی تلاوت اور صدقات وخیرات کرنا تاکہ سیکھنے کے لیے ایک نمونہ پیش کیا جاسکے۔

- مسجد میں کی جانے والی سات (7) دعوتی سرگرمیاں

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

## 8۔ دیواری میگزین کے ذریعہ حصہ لینا

بہت سی مساجد میں بلیٹین بورڈ (اطلاعاتی تختہ) آویزاں ہوتا ہے جس پر اعلانات اور اسلامی پوسٹر س ہوتے ہیں۔ اس تختہ اور بورڈ پر مضامین چسپاں کریں اور اس کے لئے مفید اور معلوماتی پوسٹر س کی خریداری کریں۔

## 9۔ مسجد کی ترقی اور اس میں پروگراموں کے انعقاد کے لئے اس کو سہولت بخش بنائیں

مسجد میں دعوتی سہولیات اور کارکردگیوں کے فروغ جیسے اس کا مکتبہ (لائبریری)، قرآن کے حفظ کی کلاسس اور مسجد کے تعاون کے لئے مقررہ باکس (صندوق) میں اپنا زرِ تعاون پیش کریں۔

## 10۔ مسجد میں کتابیں اور ٹیپس فراہم کریں

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

اسلامی خیراتی آرگنائزیشن سے عمدہ کتابیں، کتابچے، پمفلٹس اور ٹیپس حاصل کریں اور مسجد کے متعدد گوشوں میں رکھ دیں۔ جیسے مسجد کے قرآنی طاقوں اور بالخصوص قرآنی تفاسیر اور مختلف زبانوں میں قرآن کے تراجم کے طاقوں میں ان کو رکھا جاسکتا ہے۔

11۔ مسجد کے پروگرامس کی تشہیر کرنا

مسجد میں نئی تقاریر اور کلاسس کے انعقاد کے لئے عناوین اور ان کے اوقات کا اعلان کرنا اور اس مقصد کے لئے بلیٹین بورڈ (تختۂ اطلاعات) اور مسجد کی دروازوں پر تشہیری پوسٹرس وغیرہ چسپاں کرنا۔

12۔ تقاریر کے لئے مقررین کو مدعو کرنا

آپ کی نظر میں معروف اور مفید متفرق مقررین کو مدعو کریں تاکہ مسجد میں تقاریر کا سلسلہ جاری رہے یا اوقاف یا دیگر دعوتی تنظیموں جیسے اداروں سے ربط پیدا کریں تاکہ آپ کی مقامی مسجد میں تقاریر کا تسلسل جاری رہے۔

ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

## 13۔جمعہ خطابات کا ترجمہ

اوقاف کے تعاون سے اپنی مقامی مساجد کے جمعہ کے خطابات کا اکثر حاضر رہنے والے افراد کی زبانوں میں تراجم کا انتظام کریں۔

## 14۔مسجد کمیٹی

مسجد کی کمیٹی میں حصہ لیں جو مسجد کے دعوتی پروگرامس اور سماجی کارکردگیوں کا انعقاد کرتی ہے۔

- اسکول میں کیئے جانے والے دس(10)دعوتی مواقع

## 15۔صباحی اسمبلی

صباحی اسمبلی پروگرام اور اسکول کی صباحی نشریات کے لئے دعوت پر مبنی مواد تیار کرنے میں اسکولی طلبہ کی مدد کریں۔

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

## 16۔ بلیٹین بورڈس (تختہ اطلاعات)

داخلی ماورائے نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ بیرونی اسلامی تقاریر اور کلاسس کے پرکشش پوسٹرس کی اسکول کے اطراف واکناف میں واقع متعدد بلیٹین بورڈس پر تشہیر کے لئے تیاری کرنا۔

## 17۔ڈرامہ پر مبنی سرگرمیاں

اسلامی ڈرامے اور اس کے مرکزی موضوعات کو فروغ دیتے ہوئے اسکول کی ڈرامہ سرگرمیوں میں حصہ لینا۔

## 18۔ تقاریر

اسکول میں متعدد مقررین اور دعاۃ کو مدعو کرنے کا انتظام کیا جائے۔ ایسی آزاد محفلوں پر خوب توجہ دی جائے جس میں طلبہ کو سوالات کرنے کی کھلی چھوٹ دی جائے جو ان کے حق میں بہت ہی مفید ہوتے ہیں، جس سے طلبہ میں یہ

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

احساس و شعور بیدار ہو کہ اسلام ان کی حقیقی زندگی سے بہت زیادہ مربوط ہے۔

19۔ طلبہ اور مختلف اسکولوں کے درمیان اسلامی اور نصابی تعلیمی مقابلہ جات کا انعقاد کیا جائے اور ان کے درمیان اسلامی تحائف تقسیم کئے جائیں۔ ان مواقع کو استعمال کرتے ہوئے دعوت کی اہمیت اور اس کی ذمہ داری کے بارے میں گفتگو کریں۔

20۔ طلبہ کو ان کے خیالات (آراء) ظاہر کرنے کا موقع فراہم کرنا

طلبہ کی تجاویز اور شکایات کو جمع کیا جائے اور انہیں اسکول حکام اور ذمہ داروں کے روبرو پیش کیا جائے۔ اہم مسائل بالخصوص اسلام سے متعلق امور کے ضمن میں طلبہ کے خیالات کی مکمل تائید وحمایت کی جائے۔

21۔ اسلامی مکتبہ (لائبریری)

ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

اسلامی مطالعاتی محکمہ کے ساتھ تعاون کریں تا کہ اسکول کی عمومی لائبریری میں اسلام کے لئے ایک مستحکم اور ہمہ اقسام و متنوع شعبوں کو فروغ دیا جائے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور دیگر تابعین وغیرھم کی سیرت پر مبنی اسلامی ناولوں اور واقعات پر توجہ مرکوز کی جائے۔

22۔ نمائش گاہیں اور توضیحاتی مناظر کا اہتمام کیا جائے

نمائش برائے کتب و آڈیو ٹیپس یا انسداد منشیات کی نمائش وغیرہ کا اسکول میں انعقاد عمل میں لایا جائے جو اسکول انتظامیہ کی جانب سے منعقد کی جاتی ہیں۔

23۔ اسلامی ہفتہ منانا

اسکول انتظامیہ سے درخواست کی جائے کہ وہ سال میں ایک ہفتہ اسلامی نمائش، وضاحتی نمونہ جات، پوسٹرس، فنکاری کے نمونوں، ویڈیوز، کتابوں اور ٹیپس کے لئے وقف کریں۔

ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

## 24۔ گرمائی تعطیلات

اسکول کے گرمائی تعطیلات کی سرگرمیوں میں اسلامی مواد کا تعارف کروائیں۔

- ملازمت کے مقام پر اختیار کئے جانے والے نو (9) دعوتی مواقع

## 25۔ دعوتی پوسٹرس

اسلامی تقاریب کے مواقع پر دعوتی پوسٹرس اور اعلانات دفتری بلیٹیشن بورڈس پر چسپاں کریں۔

## 26۔ دفتری میز

اپنی بک شیلف، اپنی میز پر اور اپنی خاص بلیٹین بورڈ پر ہمہ وقت دعوتی مواد رکھا کریں۔

## 27۔ تقاریر کی آڈیو ٹیپس تقسیم کریں

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

اپنے رفقاء کار میں حالیہ دور کی ریکارڈ کردہ تقاریر کی ٹیپس تقسیم کریں اور خصوصی طور پر متوجہ کرنے والے عناوین کا انتخاب کریں جس میں مادیت پرستی کے بارے میں بتایا گیا ہو۔

28۔ تقاریر اور دعوتی مراکز پر رفقاء کار کو مدعو کرنا

دلچسپی اور رغبت رکھنے والے اپنے رفقاء کار کو تقاریر اور دیگر اسلامی تقاریب اور مواقع پر مدعو کیا جائے۔ نیز انہیں دعوتی مراکز پہنچنے کی دعوت دی جائے۔

29۔ دفتر میں نماز باجماعت کا اہتمام کیا جائے

دفتر میں باجماعت نماز کا اہتمام کریں یا رفقاء کار کو دفتر کے قریب واقع مسجد میں نماز کی ادئیگی کے لئے اپنے ساتھ لایا جائے۔

30۔ اسلامی سماجی کاموں کا اہتمام کریں

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

سماجی اجتماعات کا اہتمام کریں اور اسلامی مبلغین کو اس بات کے لئے مدعو کریں کہ وہ آپ کے ساتھ غیر رسمی مہمانوں کے طور پر شرکت کریں۔

31۔ آزادانہ مذاکرات کا اہتمام کریں

دوپہر کے کھانے اور چائے کے وقفے کے دوران اسلامی مذاکرات ومباحثوں کی ترغیب دیں۔

32۔ اسلامی پروجکٹس میں تعاون کی ترغیب دیں

دفتر میں موجود دیگر فعال مسلم کارکنان کو اکھٹا کریں تاکہ وہ اپنی ملازمت کے ساتھ اسلامی خیراتی پروجکٹس کا آغاز کریں۔

33۔ ملازمت کے تیئں رفقاء کار کے لئے اسلامی نمونہ بنیں

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ہمہ وقت اپنی ملازمت کی کارکردگی کو اس قدر عمدگی سے نبھائیں کہ اپنے رفقاء کار کے لئے ایک بہترین اسلامی نمونہ بن جائیں۔

- عام(37)دعوتی ذرائع

34۔دعوتی پوسٹرس

دلکش ودلنشین اور عمدہ قسم کے مختلف پوسٹرس تیار کریں یاخریدیں جن کے مناظر اسلامی نصوص کے پیغام کو سیکھنے کی ترغیب دینے سے مطابقت رکھتے ہوں یادعوتی صورتحال کے لئے موزوں ہوں اورانہیں شہر کے اطراف و اکناف میں موزوں مقامات پر چسپاں کریں۔

35۔اسلامی تہنیتی کارڈس کی تقسیم

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

مبارکبادی اور عیدوں کے ساتھ دعوتی پیغام اور نعرے (مختصر تعارفی کلمات) اور اسلامی اہمیت کے دیگر یادگاری مواقع سے متعلق کارڈس کی طباعت اور تقسیم کریں۔

36۔ دعوتی البم (تصاویر اور دستخطوں پر مشتمل کتاب)

دعوتی البموں میں مؤثر دعوتی نعرے اور تصاویر کو جمع کریں جن کو زائرین اور مہمان دیکھ سکتے ہیں یا پھر انہیں بطور تحفہ پیش کیا جاسکتا ہے۔

37۔ نکاح کے دعوتی کارڈس

کسی مفید پمفلٹ کے صفحہ اول کو نکاح کے دعوت نامہ میں تبدیل کر دیجئے تاکہ تمام مدعو شرکاء تک اسلامی پیغام کی تبلیغ کا ذریعہ ہو جائے۔ جیسے شادی کے موقع پر بہت سے مسلمان متعدد غیر اسلامی افعال و اعمال کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ شادی کے آداب و اخلاق کے تئیں کوئی معروف کتابچہ اس تقریب نکاح کا دعوت نامہ بن سکتا ہے۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

## 38۔ مدعو کو دعوتی مضمون پر نظر ثانی یا اسے ٹائیپ کرنے کی درخواست کرنا

جس شخص کو آپ اسلام کی دعوت پیش کرنا چاہتے ہوں، اس سے درخواست کریں کہ وہ دعوتی مضمون پر نظر ثانی کرے یا ازخود دعوتی مضمون تحریر کرے تاکہ جس کو آپ اسلامی معلومات پہنچانے کے خواہشمند ہیں، راست طور پر پیغام پہنچ جائے۔

## 39۔ موبائیل دعوت

عوام الناس تک موبائیل یا ای میل کے ذریعہ بڑی تعداد کو دینی مواقع یا دینی تقاریر کی یاد دہانی کی جائے۔

## 40۔ انٹرنٹ

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

دعوتی تبلیغ وترسیل کے لئے انٹرنٹ کا بھرپور استعمال کریں یا کسی چاٹ روم میں شریک رہیں، جہاں اسلام کو انٹرنٹ پر بدنام کرنے کی ناکام کوششیں کی جارہی ہیں۔

41۔ میڈیا

ریڈیو اور ٹی وی پروگرامس کو بہتر انداز میں پیش کرتے ہوئے یا اپنے مقامی اخبارات میں اسلامی مضامین شائع کرتے ہوئے دعوت کو عام کرنے میں حصہ دار بنیں۔ مذکورہ بالا متعدد ترسیل عامہ کے ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ان پروگرامس کی تشہیر بڑے پیمانہ پر کی جاسکتی ہے۔

42۔ اسٹکرس

بسوں، ہوائی جہازوں میں سواری اور سفر کے دوران نماز جیسے موزوں مواقع سے متعلق مفید اسلامی مذکرات پر مشتمل اسٹکرس کو چسپاں کرنے کے انتظامات کرنا۔ گھر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے، بیت الخلاء وغیرہ میں داخل

ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

ہونے جیسے متعدد مواقع سے متعلق دعاؤں کے اسٹکرس تقسیم کیا جائے۔
ہوٹلوں اور دیگر اس طرح کے اداروں کے انتظامیہ کے ساتھ گفت وشنید کی جائے تاکہ ہوٹل کے کمروں میں قبلہ کے رخ کو ظاہر کرنے والے ضروری ہدایات پر مشتمل اسٹکرس کو چسپاں کیا جائے اور اس کی مدد سے ہوٹل میں رہنے والے افراد کو نماز کی ادائیگی میں یاد دہانی ہو اور انہیں وقت پر نماز پڑھنے میں مدد ملے۔

43۔عبادات کے نظام الاوقات کو تیار کرنا

نماز کے اور رمضان المبارک کے روزوں کے نظام الاوقات کو شہر کے اطراف مناسب مقامات اور بلیٹین بورڈس پر چسپاں کیا جائے تاکہ ان کے لئے نماز کی یاد دہانی اور روزوں کے لئے رہنمائی کا باعث ہو۔

44۔ڈائریاں اور ایجنڈہ (لائحہ عمل کی یادداشتیں)

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

دعوتی یادداشتوں پر مشتمل ڈائریاں، ایجنڈے اور تعلیمی نظام الاوقات کے ساتھ اہم اسلامی تواریخ اور تقاریب کی اشاعت کریں۔

45۔ کالنگ کارڈس (تعارفی پرچہ)

دعوتی معلومات پر مشتمل موثر تعارفی کارڈس کی طباعت کرائیں، انہیں دکانوں میں رکھیں اور خریداروں کو ان کی مطلوبہ چیز کے ساتھ یہ کارڈس بھی دیں۔

46۔ پوسٹ کارڈس

اسلامی پیغامات پر مبنی پوسٹ کارڈس کو تیار کیا جائے جن کی پشت پر موثر مقامی مناظر یا لینڈمارکس (اہم امتیازی علامتیں جو راستوں کی رہنمائی میں معاون ہوتے ہیں ہوں) جیسے کھجور کے باغات کی تصویر کا پوسٹ کارڈ جس پر پانی کی گردش کا قرآنی حوالہ تحریر ہو۔

47۔ دعوتی بریف کیس

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

آسان کے ساتھ تقسیم کرنے کے مقصد سے دوورقی کتابچے اور ٹیپس جیسے جیبی دعوتی بریف کیسس خرید کر تقسیم کئے جائیں۔

48۔اسلامی میگزین کے خریدار بنئے

کسی اسلامی میگزین وجریدہ کے خریدار بنیں تاکہ کسی کو بطور تحفہ پیش کریں یا کسی دعوتی دفتر کے لئے اس میگزین کی خریداری کریں تاکہ دعوتی مرکز، دعوتی نقطہ نظر سے وہ مجلہ کسی مخصوص فرد کو روانہ کرسکے۔

49۔ مستعملہ میگزین اور کتابوں کو جمع کریں

گھروں اور اداروں سے مستعملہ میگزین اور اسلامی کتابوں وغیرہ کو جمع کرنے کا ایک پروجکٹ اور منصوبہ شروع کریں تاکہ انہیں دور دراز علاقوں کو روانہ کیا جائے یا ضرورت کے مقام پر تقسیم کردیا جائے۔

50۔ تہہ کیاہوا دو ورقی پرچہ اور پمفلٹس کی باز طباعت اور تقسیم

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

کتابوں یا ٹیپس سے اخذ کردہ تقاریر سے دعوتی مضامین منتخب کرتے ہوئے تہہ کئے ہوئے دوورقی پرچوں اور پمفلٹس کی شکل میں ان کی باز طباعت کریں تاکہ حج یا دیگر تقاریب یا بیرون ممالک میں مقیم ملازمین کے لئے یا بیماروں، ڈاکٹروں، نرسس، قیدیوں، خواتین اور بچوں یا شادی بیاہ یا رمضان المبارک یا عیدوں کے مواقع پر تقسیم کیا جائے۔

51۔ رسائد کے ذریعہ تشہیر

ٹیلیفون یا آبی اور برقی بلوں کے ساتھ سوپر مارکٹ کی عام مفید و سود مند رسائد پر تفصیلی اسلامی اعلانات اور یادداشتیں شامل کی جائیں۔

52۔ اسلامی نعرے (مختصر تعارفی کلمات)

دلکش و دلنشین اسلامی کلمات یا نعروں کو کیلنڈرس، ایجنڈوں، کار کی شیشوں کو شمسی شعاعوں سے بچانے والے اسکرین، خریداری کے لئے استعمال کئے جانے والے پلاسٹک بیاگس اور دیگر انہیں جیسی اشیاء جو عموماً عوام کی بھاری

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

تعداد کے استعمال میں رہتی ہیں تاہم اس ضمن میں اس شیٔ کے صنعتکار کے ساتھ معاہدہ کیا جائے اور موزوں معاہدہ کے ساتھ ان اشیاء کو فراہم کیا جائے۔

53۔عام مکتوب نامے

لوگوں کے مخصوص طبقات جیسے کسی مسجد کے پڑوسی، مسجد کے امام، عوامی مقرر، ڈاکٹر، ٹیچر، طالب علم، ناشر، کسی کے والد، والدہ، شوہر، بیوی، ملازم، تاجر، گاہک، سیکوریٹی گارڈ، قیدی یا کسی مسافر سے خطاب کرتے ہوئے خطوط تیار کئے جائیں۔

54۔عام نشریات

ایسے افراد کے اعترافی واقبالی واقعات کو کتابی شکل اور ٹیپس اور سی ڈیز میں منتقل کرنا جنہوں نے اپنی گمراہی کے بعد ہدایت کی راہ پائی۔ نیز نظموں، ڈراموں اور ادبی اقتباسات، لسانی خدمات، معروف افراد کی سوانح حیات پر مشتمل نشریات اور ترسیلی فن، عالمی سیاسیات اور سائنس جیسے انتظامی عناوین

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

پر کئے گئے کاموں سے مربوط جدید تجارت اور جسم کے افعال وغیرہ جیسے طبی عناوین وغیرہ کی نشریات شائع کی جائیں تاکہ یہ مواد ایسے تمام گروپس تک پہنچ جائے جن تک عموماً خالص مذہبی کتابوں کی رسائی نہیں ہو پاتی۔

56۔ دعوتی مواد کی تقسیم

متعدد دعوتی دفاتر کو چاہئے کہ وہ مخصوص اوقات میں گھروں اور اسکولوں تک ہفتہ واری انداز میں اپنے پمفلٹس، کتابیں اور ٹیپس پہنچانے کا انتظام کریں۔

57۔ پروڈکشن (پیداواری) کمپنیاں

ایسی کمپنیوں اور اداروں سے رجوع ہوں جو نکاح جیسے بڑے مواقع کے لئے اہم تقاریب اور پروگرامس منعقد کرنے میں اپنی انفرادیت رکھتے ہوں اور ان تقاریب میں خصوصی دعوتی مواد کی تقسیم کرنے کو یقینی بنائیں۔

58۔ دعوتی کار

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

وین جیسی سواری خریدیں اور ان پر دعوت کے لئے موزوں جملے تحریر کریں اور ان سواریوں کو عوامی مقامات پر ٹھہرائیں تاکہ مختلف آڈیو اور تصویری دعوتی مواد کو تقسیم کرسکیں۔

59۔ دعوتی پیغامات پر مشتمل نیون (بجلی کی ٹیوب) یا بل بورڈس بنائیں اور انہیں ملک کے موزوں مقامات پر لگائیں تاکہ دعوتی عمل کو فروغ دیا جاسکے اور دعوتی کارکردگیوں اور تقاریب کی تشہیر ہوسکے۔

60۔ کھیل کود کے مواقع

دعوتی دفاتر کو چاہیئے کہ وہ بالغوں اور نوجوانوں کے لئے اسپورٹس تقاریب کے انعقاد میں حصہ دار بنیں اور پروگرام کے شرکاء اور تماشائیوں کے ساتھ کامیاب ٹیموں اور انفرادی افراد کے درمیان دعوت سے متعلق مواد کو تقسیم کرنے کے مقصد سے شامل کردیں۔

61۔ خیراتی کلینک

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

دعوتی امور کی فکر رکھنے والے ڈاکٹروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام الناس یا دعوتی دفاتر میں اسلامی تعلیم سیکھنے والے نو مسلم اور غیر مسلم جیسے مخصوص گروپس کے لئے کسی معاون نجی کلینک میں مفت طبی جانچ کے کیمپس منعقد کریں۔

62۔ خواتین کی ضروریات اور ان کی دلچسپی سے متعلق امور جیسے پکوان، گھریلو اقتصادی مسائل، بچوں کی پرورش و نگہداشت، شادی شدہ زندگی، گھر میں پونجی جمع کرنے کے طریقے، گھریلو ملازمہ اور گھریلو کاموں کا انتظام و انصرام، شادی شدہ زندگی کی تیاری، بچوں کو دودھ پلانے کے مسائل یا بچوں کی بیماری سے نمٹنے، گھر کی حفاظت اور ابتدائی طبی امداد جیسے نصابی مواد فراہم کرنے والے رہنمایانہ خطوط پر دعوتی مضامین یا نعرے تحریر کئے جائیں۔

63۔ خیراتی بازار

خیراتی بازار اور دوپہر میں خیراتی کھانے کی دعوت کا انعقاد کیا جائے تا کہ کسی تقریب گاہ میں خواتین کے مسائل پر خطاب کے ساتھ دیگر عمومی دعوتی

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

مسائل جیسے کسی اہم اسلامی مقاصد کی تکمیل کے لئے عطیات وصول کئے جائیں۔

## 64۔ تقسیم انعامات کی تقاریب

ایسے عوامی تقاریب کا اہتمام کریں جس میں علماء، دعاۃ، دعوتی دفاتر، مذہبی میگزین ور سالوں، اسلامی ٹیپ کا ذخیرہ کرنے والے اور عمدہ ویب سائٹس وغیرہ کے ذمہ داران کو تہنیتی اور ترغیبی انعامات عطا کئے جائیں تاکہ عوام میں ان کی دعوتی سرگرمیوں کی اہمیت کا شعور بیدار و اجاگر کیا جائے اور اس موقع پر کچھ اسلام سے مربوط مسائل پر تقاریر کا اہتمام کرتے ہوئے انہیں روشناس کرایا جائے۔

## دعوتی ڈائرکٹری (معلوماتی ہدایت نامہ)

ایک ایسی دعوتی سیاحتی گائیڈ تیار کریں جس میں دعوتی دفاتر، دعوتی اداروں، اسلامی مکاتب (لائبریری)، اسلامی تصاویر پر مبنی اسٹوڈیوز، ممتاز و مشہور

ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

مساجد، اسلامی اسکولس، یونیورسٹیز(جامعات)، جاری مذہبی حلقات کے مقامات اور اوقات کے ساتھ مقامی علماء کرام سے روابط کی تفصیلات ذکر کی جائیں۔

66۔اسلامی نمائش گاہوں کا انعقاد

اہم کتب خانوں کے ذریعہ کتابیں اور ثقافتی اور حکومتی سیاحتی بورڈ کے ذریعہ ثقافتی نمائش گاہیں یا ثقافتی خیمے منظم کئے جائیں اور اپنے ذہن میں دعوتی مقصد رکھتے ہوئے اسکولوں اور کمپنیوں کا دورہ کریں تاکہ بعض اہم سائنسی اور تکنالوجی سے متعلق انکشافات کی توضیح میں حصہ لیں۔

67۔دعوتی ویب سائٹس

ممکنہ متعدد دعوتی ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسی جامع اور ہمہ گیر دعوتی ویب سائٹ تیار کریں کہ جو اسلامی نظریات کی فکر گاہ کے طور پر کام کرے

ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

اور جہاں مذاکرات ومباحثوں کا انعقاد کیا جائے اور دعوت سے متعلق مخصوص سوالات کے فتاوی جاری کیے جائیں۔

68۔ روزہ سے متعلق پروجکٹس کا انعقاد

رمضان المبارک میں روزوں یا سال بھر میں آنے والے پیر اور جمعرات کے روزوں سے متعلق دعوتی پروجکٹس کا تعارف کرائیں یا اس میں حصہ لیں۔ جس میں ان روزوں سے متعلق مذاکرات ومباحثے شامل کریں اور روزوں کے منفرد پہلو اور ان کی روحانی اہمیت کے بارے میں روشناس کرائیں۔

69۔ حج وعمرہ

دعوتی مقصد کے تحت مخصوص گروپس بالخصوص نو مسلم افراد کو حج وعمرہ کے لئے دوروں کی پیش کش کریں اور حج سے پہلے، اس کے دوران اور اس کے بعد

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

کئے جانے والے اعمال سے متعلق ان کے اندر شعور و بیداری پیدا کرنے کے لئے پروگرامس مرتب کریں۔

70۔ حمل و نقل کے لئے اپنی سواری دیں

متعدد دعوتی دفاتر میں کلاسس، تقاریر یا کانفرنس میں شرکت کے لئے جانے کی خواہش رکھنے والے بے سوار افراد کو اپنی ذاتی سواری ایک متبادل حمل و نقل کے ذریعہ کے طور پر فراہم کریں۔

71۔ دعوتی گودام

خیراتی دعوتی گوداموں کا انتظام کریں جہاں دعوتی مواد کو لوگوں سے حاصل کیا جاتا ہو اور بالکل معمولی قیمت پر اسکولوں، مساجد اور دیگر اداروں کو وہ مواد فراہم کیا جائے۔

- دعوت کے دس (10) روزمرہ ذرائع

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

## 72۔ دعوتی دفاتر

دعوت کے مقامی دفاتر سے جڑے رہئے، دیگر افراد کو ان سے متعارف کرائیے اور روزآنہ ان دفاتر کو جاتے رہئے تاکہ ان کے پروگراموں میں حصہ لے سکیں اور ان میں کام کرنے والے کارکنان کی مدد و حمایت اور ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

## 73۔ لوگوں کے حق میں دعاؤں کا اہتمام کریں

دعوتی مقصد کے تحت لوگوں کو دعائیں دینے کا اہتمام کریں جیسے حرام میں ملوث شخص کے حق میں یہ دعا دیں کہ "اللہ تمہیں آتشِ دوزخ سے محفوظ رکھے" یا کسی کے قابل ستائش عمل صالح کو دیکھ کر یہ دعاء دیں "میری اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ ہمیں جنت میں پیغمبرِ اسلام محمد ﷺ کی معیت نصیب فرمائے" یا کسی طالب علم کے حق میں یہ دعاء کریں "میں اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوں کہ وہ تمہیں دنیا و آخرت دونوں امتحانات میں کامیابیوں سے ہمکنار کرے"۔

## 74۔ ذاتی و انفرادی ملاقاتیں

نماز کا وقت قریب ہونے کے باوجود اس سے غفلت و سستی برتنے والوں سے ملاقات کرتے ہوئے نصیحت کریں تاکہ وہ مسجد کو آپ کے ساتھ چلیں۔

## 75۔ قبولِ اسلام کے اعلانات کا اہتمام

کسی نو مسلم کو قبولِ اسلام کے لئے مقامی مسجد میں جمعہ کے دن لائیں اور نماز کے بعد اس شخص کے قبول اسلام کا واقعہ نقل کرتے ہوئے اس کے قبول اسلام کا اعلان کرائیں۔ اس موقع پر قبول اسلام تک پہنچانے والے طریقوں کی نشاندہی کرنا تاکہ محفل میں موجود افراد کو اسلامی دعوت پیش کرنے کا حوصلہ وترغیب مل سکے۔ اسلام قبول کرنے والی خاتون ہو تو لڑکیوں کے کسی اسلامی اسکول یا خواتین کی اسوسی ایشن وغیرہ میں اس کے قبول اسلام کا اعلان کرنا۔

## 76۔ عوامی ذرائع حمل و نقل کا استعمال

عوامی اور نجی نوعیت کے ذرائع حمل و نقل (ٹرانسپورٹیشن) کمپنیوں، کیب کمپنیوں پر متاثر کن اور موزوں پوسٹرس، اسٹکرس چسپاں کروانا اور بعد ازاں دعوتی دفاتر کے ساتھ ان کے تعاون پر ان کے انتظامیہ کو انعامات سے نوازنا۔

## 77۔ دعوتی بوتھس

بڑے شاپنگ مارکٹس، سوپر مارکٹوں اور دیگر ایسے مقامات پر جہاں عوام کی کثیر تعداد اکھٹا ہوتی ہو، وہاں پر دعوتی بوتھس نصب کرائیں اور ان کے ساتھ اسٹالس اور ایسے ٹیبل اور میزیں رکھ دینا کہ جس کے ساتھ بڑے اسکرین والا ٹیلی ویژن ہو اور وہاں سے پمفلٹس، کتابچے، آڈیو ٹیپس اور ویڈیو سی ڈیز اور وی سی ڈیز وغیرہ فراہم کرنے کے انتظامات کرنا۔

## 78۔ ٹیلیفون کے ذریعہ دعوتی عمل

اگر فون کرنے والا اپنا فون ہولڈ (توقف) پر رکھ دے تو ایسے موقع پر ٹیلیفون نظام کو استعمال کرتے ہوئے تفصیل کے ساتھ مختلف دعوتی عناوین کو ریکارڈ پر

لگادیاجائے۔ نیز اسلامی سوالات کے جوابات دینے اور روابط فراہم کرنے کے لئے بھی فون استعمال کیاجاسکتاہے۔

79۔ عربی زبان کے کورسس کاانعقاد

عربی میں ابلاغ وترسیل وگفتگو اور گرامر کے پروگراموں کاانعقاد عمل میں لایاجائے اور یہ کام کورسس یاکتابوں یا ٹیپس کے ذریعہ مقامی دعوتی مرکزیا عوام کے کام کرنے کی جگہ پران کی موزوں صوابدید کے مطابق رکھے جائیں۔

80۔اسلامی کورسس کاانعقاد

مقامی دعوتی دفاتر، مساجدیاعوامی لکچرہالوں میں ایسے عام اسلامی کورسس کی پیش کش کی جائے جوکورس اہم اسلامی تعلیمی نظام کے ماہرین کی مدد سے تیار کیاگیاہو۔ نیز دعوت میں مہارت حاصل کرنے والوں کے لئے ٹھوس اور مشکل کورسس تیار کئے جائیں۔

ABM Printtime Publisher
www.AckIslampedia.com

## 81۔یوم دعوت کا انعقاد

مختلف یا مخصوص تعلیمی پروگراموں کے ساتھ ایک عام دعوتی دن منایا جائے جس میں مقامی مرد و خواتین کے ساتھ ماہرین کو بھی شریک کیا جائے اور ان کا خیال رکھا جائے۔ماہرین کے لئے انہی کی کمیونٹی کی اہم زبانوں میں سے کوئی ایک زبان میں پروگراموں کا انعقاد عمل میں لایا جائے۔دعوتی دن کے پیشگی اعلان کے اندرون ایک ماہ مضامین تحریر کر لئے جائیں اور پمفلٹس اور پوسٹرس کو تمام مساجد، عبادت گاہوں، اسکولس، شاپنگ مالوں وغیرہ میں تقسیم کر دیا جائے تا کہ یہی دن تمام مہینہ لوگوں کا موضوع گفتگو رہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ آپ کو اور ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم دوسروں کی رہنمائی کا سبب بنیں اور ہمیں انہیں خوش نصیبوں کی فہرست میں شامل کر دے جنہیں حق وہدایت کی رہنمائی حاصل ہوئی۔آمین یارب العٰلمین۔

ABM Printline Publisher www.AskIslamPedia.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# باب چہارم: ہر مسلمان داعی کے لئے زاد سفر کا بیان

- حمد وثناء
- ہر مسلمان داعی کے زاد سفر کا بیان
- داعی کے لئے اہم زادراہ "تقویٰ"

- حمد وثناء

تمام قسم کی تعریفیں اور حمد و ثناء صرف اللہ وحدہ لاشریک لہ کے لئے سزاوار ہے۔ ہم اسی کی حمد و ثناء کرتے ہیں، اسی سے مدد و

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

استعانت طلب کرتے ہیں، اسی کی مغفرت طلب کرتے ہیں اور اسی کی جانب توبہ و استغفار کرتے ہیں۔ہم اپنے نفوس اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں ۔ جس کسی کو اللہ تعالیٰ ہدایت سے نواز دے، کوئی اس کو گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو گمراہی کی راہ پر ڈال دے، کوئی اسے ہدایت پر ڈال نہیں سکتا۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ماسوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس میں کوئی اس کا شریک نہیں اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں ، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رشد و ہدایت اور اپنے دینِ حق کے ساتھ دنیا میں مبعوث فرمایا تاکہ اس دین کو تمام باطل ادیان پر غالب کردے۔ اسی مقصد کے تحت آپ ﷺ نے اپنا پیغام ساری انسانیت تک پہنچادیا اور اس عظیم نعمت کا اس امت پر اتمام کردیا۔ اس امت کے تیئں آپ ﷺ بے انتہاء مخلص تھے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں آپ ﷺ نے حقیقی جہاد فرمایا۔ آپ نے اپنی امت کو اس قدر بالکل

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

واضح دین پر چھوڑا کہ اس کی رات بھی دن کی طرح روشن اور تابناک ہے جس نے اس دین حنیف سے انحراف اور کج روی اختیار کی تو وہ خود تباہ و برباد ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے آپ ﷺ پر رحمت اور سلامتی ہو اور آپ کی آل و عیال اور آپ کے تمام ساتھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر، ساتھ ہی ان تمام لوگوں پر جو روز قیامت تک ان صحابہ کرام کی تمام اچھائیوں کو اپناتے ہوئے ان کی پیروی کرتے رہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور آپ کو ان لوگوں میں سے بنادے جو کھلے اور چھپے اللہ تعالیٰ کی پیروی کرتے ہیں اور وہ ہمیں اس حال میں موت دے کہ ہم اسی دین پر قائم رہیں اور قیامت کے دن ہمیں آپ ﷺ کی معیت میں اٹھائے اور آپ کی شفاعت نصیب فرمائے جس کے نتیجہ میں وہ ہمیں جنت میں ان انبیاء، صدیقین ،شہداء اور صالحین کے ساتھ رکھے گا جن پر اس نے اپنی نعمتیں اور نوازشیں نازل فرمائی ۔ امابعد!

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

- ہر مسلمان داعی کے زاد سفر کا بیان

بھائیو: میں اس بات پر خوشی و مسرت محسوس کررہا ہوں کہ آج یہاں میرے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ملاقات کررہا ہوں، ساتھ ہی ایک ایسی جگہ پر جہاں بھلائی اور اس دین متین کی تبلیغ و اشاعت کی امید کی جاتی ہے۔ یہ معاملہ اس وقت سے جاری ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں سے عہد و پیمان لیا جنہیں اس نے علم کی دولت سے نوازا تاکہ لوگوں کے سامنے انہیں عطا کردہ علم کی تشریح و توضیح کردیں اور اس میں کسی بات کو نہ چھپائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ"(سورۃ آل عمران: 187)

"اور اللہ تعالیٰ نے جب اہل کتاب سے عہد لیا کہ تم اسے سب لوگوں سے ضرور بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں، تو پھر بھی

ABM Printing Publisher www.AsIslamPedia.com

ان لوگوں نے اس عہد کو اپنی پیٹھ پیچھے ڈال دیا اور اسے بہت کم قیمت پر بیچ ڈالا۔ ان کا یہ بیوپار بہت برا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کی جانب سے لیا گیا یہ عہد و پیمان کوئی ایسا دستاویز نہیں ہے کہ جس کو لکھا جاتا ہے اور جس کا لوگ مشاہدہ کرتے ہیں بلکہ اس عہد و پیمان کا تعلق اس تعلیم سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں ودیعت فرمادیا ہے۔

لہٰذا جس کسی کو اللہ تعالیٰ نے علم کی دولت سے نوازا ہے تو یہی وہ عہد و پیمان ہے جو اس صاحب علم مرد یا خاتون کو اس بات کا پابند کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس شرعی علم کو دوسروں تک کسی بھی مقام، کسی طرح کی بھی صورتحال اور موقع و محل میں پہنچادے۔

ABM Printing Publisher www.AsIslamPedia.com

- داعی کے لئے اہم زاد راہ "تقویٰ"

بھائیو !یقینا ہمارا آج کا موضوع " داعی الی اللہ کے لئے زاد سفر "اور ہر مسلمان کا زاد راہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اس آیت میں واضح فرمادیا ہے:

"وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ" (سورۃالبقرۃ:197)

اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو، سب سے بہتر توشہ اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے اور اے عقلمندو !مجھ سے ڈرتے رہا کرو۔"

ہر مسلمان اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہر مسلمان کا زاد راہ' اللہ تعالیٰ کا تقویٰ 'ہی ہے جس کا ذکر اس نے قرآن مجید میں بارہا کیا ہے اور اس سے متصف رہنے والے کی تعریف اور اس کے ثواب وغیرہ کا ذکر فرمایا جیسا کہ اس کا فرمان ہے:

" وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ، الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ



ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ
،وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ
فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ
مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ،أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ
وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَنِعْمَ أَجْرُ
الْعَامِلِينَ" (سورۃ آل عمران133:136)

"اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے (133) جو لوگ آسانی میں سختی کے موقع پر بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان نیک کاروں سے محبت کرتا ہے (134) جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لئے استغفار کرتے ہیں، فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے (135) انہیں کا

بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، ان نیک کاموں کے کرنے والوں کا ثواب کیا ہی اچھا ہے(136) ۔"

معزز بھائیو !شائد آپ کے ذہنوں میں یہ سوال اٹھ رہا ہوگا کہ آخر "تقویٰ "کیا ہے؟

اس سوال کا جواب طلق ابن حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں مل جائے گا کہ انہوں نے فرمایا:

"تقویٰ یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے (علم) کی روشنی میں اس کی اطاعت و فرمابرداری میں لگے رہیں اور اللہ تعالیٰ ہی سے اجر وثواب کی امید رکھیں۔"

اپنے اس قول میں انہوں نے علم، عمل، اجر وثواب کی امید رکھنے اور اس کی سزاء سے ڈرنے جیسی تمام صفات کو جمع کردیا ہےاور یہی تقویٰ ہے۔

ہم سب اس بات سے بھی واقف ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا ،اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی صفت سے کھلے اور چھپے ہر حال میں سب سے زیادہ متصف رہتا ہے۔

آج اس موقع پر ،اللہ عز وجل کی مدد و استعانت سے میں آپ حضرات کے روبرو ان امور کو ذکر کرنے والا ہوں جو داعی الی اللہ اور ان امور سے متعلق ہوں گی جن سے اس کو متصف ہونا ضروری ہے:

ہر قسم کی حمد و ثناء اور تعریفیں اللہ رب العٰلمین ہی کے لئے سزاوار ہیں اور ہمارے بنی محمد ﷺ پر بے شمار دورد وسلام نازل ہوں اور آپ کی آل و اولاد اور آپ کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین پر۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

# فصل اول: داعی کے لئے پہلا زاد سفر

- داعی کو اس بات کا علم ہونا ضروری ہے کہ وہ کن باتوں کی طرف دعوت دے رہا ہے۔
- اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کا انجام بد
- جہل بسیط اور جہل مرکب کے درمیان فرق
- بصیرت میں تین امور شامل ہیں
- اگر کسی شخص کے پاس علم نہ ہو تو کیا وہ دعوت الی اللہ کی ذمہ داری ادا کرنے کا اہل ہے؟


- داعی کو اس بات کا علم ہونا ضروری ہے کہ وہ کن باتوں کی طرف دعوت دے رہا ہے۔


ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

یعنی دعوتی فریضہ کو ادا کرنے والے پر ضروری ہے کہ اس کے پاس ایسا علم صحیح ہو جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر ہو کیونکہ ہر وہ علم جنہیں ان دونوں مصادر کے ماسوا سے حاصل کیا جائے، انہیں ان دو مراجع سے رجوع کیا جائے ، یا تو وہ ان کے موافق ہوں گے یا مخالف ،اور اگر وہ ان کے موافق ہوں تو قبول کیا جائے گا اور اگر کتاب و سنت کے مخالف ہوں تو چاہے کہنے والا کسی بھی حیثیت کا حامل ہو، اس کی بات رد کرنا واجب ہے، جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا:

"عنقریب ایک ایسا وقت آنے والاہے کہ تم پر آسمان سے پتھر برسیں گے، میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا اور تم کہتے ہو کہ ابو بکر اور عمر نے یہ کہا۔"

اگر ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ کے بیان کے تئیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ سخت ترین موقف کہ ان دونوں عظیم ہستیوں کے بیان بھی رسول اللہ ﷺ

ABM Printimo Publisher
www.AskIslamPedia.com

کے بیان سے متصادم ہوں تو رسول اللہ ﷺ کے قول و بیان ہی کو قبول کیا جائے گا، توان افراد کے تئیں آپ کا کیا خیال ہے جو علم، تقویٰ، رسول اللہ ﷺ کی صحبتِ عظمیٰ رکھنے اور خلافت جیسے عظیم منصب پر فائز رہنے کے اعتبار سے کسی بھی طرح نسبت نہ رکھتے ہوں؟ یقینا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے متصادم ہونے والے کسی بھی بیان کو رد کرنا ہی سب سے زیادہ مقدم عمل ہے۔

- اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کا انجام بد

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس امر پر تمام امت کو متنبہ اور چوکنا کرتے ہوئے فرمادیا ہے:

"فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ " (سورة النور 63)



ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

"سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیئے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آ پڑے یا انہیں درد ناک عذاب نہ پہنچے۔"

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

"کیا تم جانتے ہو کہ" فتنہ "کس کو کہتے ہیں۔"فتنہ "شرک ہے کہ شائد جب وہ اللہ تعالیٰ کی کسی بات کو رد کردے تو بہت ممکن ہے کہ اس کے دل میں ٹیڑھ پن اور کجی پیدا ہوجائے جو اس کی ہلاکت کا سبب بن جائے۔"

لہٰذا داعی کے لئے سب سے پہلا زاد سفر یہ ہے کہ اس کے پاس ایسا علم ہو جو کتاب اللہ اور صحیح احادیث شریفہ سے حاصل کیا گیا ہو، بلاعلم دعوتی عمل، جہالت پر مبنی ہوگا اور جہالت پر مبنی دعوت کا ضرر اور نقصان اس کے نفع سے زیادہ بڑا ہوتا ہے کیونکہ اس داعی نے خود کو ایک رہبر اور ہدایت کار کے طور پر مقرر کرلیا ہے۔ اس لئے اگر وہ جاہل ہوگا تووہ اپنے اس عمل دعوت سے خود بھی گمراہ ہوگا

اور ساتھ میں دیگر افراد کی بھی گمراہی کا سبب بنے گا !ایسے افراد اور ان کے کام سے اللہ تعالیٰ کی پناہ !

- جہل بسیط اور جہل مرکب کے درمیان فرق

اس جہالت اور لاعلمی کو' جہل مرکب 'کے نام سے جانا جاتا ہے جو جہل بسیط (معمولی نوعیت کی لاعلمی و جہالت) سے زیادہ نقصاندہ ہوتی ہے کیونکہ معمولی جہالت کے حامل فرد کی جہالت اس کو زبان کھولنے سے روکے رکھتی ہے اور وہ گفتگو کرنے سے رکا رہتا ہے اور اس بات کا امکان ہے کہ اس کو سکھاتے ہوئے اس کی لاعلمی اور جہالت کا ازالہ کیا جاسکتا ہے، لیکن جاھل مرکب ہی کے ضمن میں بہت زیادہ مشکل کا سامنا پیش آتا ہے کیونکہ یہ شخص کبھی بھی خاموش نہیں رہتا بلکہ اپنی جاہلانہ گفتگو ہی کے سہارے اپنی زبان چلاتا رہتا ہے اور اس طرح " منور "یعنی اسلام کا حقیقی نور اور روشنی عام کرنے سے زیادہ اس کی تباہی اور بربادی عام کرنے کا باعث بن جاتا ہے۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

- بصیرت میں تین امور شامل ہیں

بھائیو: بے علم اللہ تعالیٰ کی دعوت پیش کرنا رسول اللہ ﷺ اور آپ کے تابعین کے عمل کے خلاف ہے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو ذرا غور سے سنئے جس میں وہ اپنے نبی محمد ﷺ کو حکم دے رہا ہے:

"قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ" (سورۃ یوسف: 108)

ترجمہ": آپ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے۔ میں اور میرے متبعین اللہ کی طرف بلا رہے ہیں، پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ۔ اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں نہیں۔"

اللہ تعالیٰ اپنے اس فرمان میں کہتا ہے کہ: اللہ تعالیٰ کی طرف پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ بلاؤ اور میں اور میرے ساتھی اس عمل دعوت کو اسی انداز میں کرتے ہیں، لہٰذا لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی

ABM Printime Publisher www.AskIslamPedia.com

دعوت کو مکمل بصیرت (علم و یقین) کے ساتھ ادا کیا جائے نہ کہ جہالت اور لاعلمی کے ذریعہ۔

دعوت الی اللہ میں مصروف بہ کار شخص کو" علی بصیرۃ "کے تحت تین امور کو ملحوظ خاطر رکھنا ہوگا:

1۔ اس کو اپنے دعوتی عمل میں ان شرعی احکام کا علم رکھنا ہوگا جس کی طرف وہ دعوت دے رہا ہے کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ کسی شئ کو واجب سمجھ لیتا ہے جبکہ وہ واجب نہیں ہوتی اور اس طرح بندوں پر ایسی باتوں کو لازم اور واجب کردیتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے لازم نہیں فرمائی۔ کبھی کسی بات کو حرام سمجھتے ہوئے اس کو چھوڑنے کی دعوت دیتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے دین میں وہ بات حرام نہیں ہوتی اور اس طرح بندوں پر ایسی چیزوں کو حرام قرار دے دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں حلال اور جائز رکھی ہیں۔

2۔ اس کو مدعو کے احوال سے مکمل آگہی رہنی چاہئے اور یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

یمن کی جانب روانہ فرمایا تو انہیں نصیحت فرمائی کہ" تم ایک ایسی قوم کی طرف جارہے ہو جو اہل کتاب (مثلا یہود و نصاری) ہیں "تاکہ انہیں ان احوال سے واقفیت رہے اور اسی اعتبار سے وہ تیاری کرتے ہوئے جائیں۔ لٰہذا ضروری ہے کہ داعی ،اپنے مدعو کی علمی اور مناظراتی سطح سے آگاہ رہے تاکہ وہ خود کو مناقشہ اور مناظرہ کے لئے تیار کرسکے، کیونکہ اگر اہل کتاب جیسے کسی شخص سے آپ کا کسی مناظرہ میں سابقہ پیش آجائے اور آپ میں اس مناظرہ کا سامنا کرنے کی صلاحیت نہ ہو ، جس کے نیتجہ میں آپ کا مقابل مناظرہ میں غالب آجائے گا اور آپ حق کی حقانیت پر حرف لانے کا سبب بنیں گے ! اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ ہر اہل باطل شخص ہر صورت حال میں ناکام رہے گا، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " بلاشبہ میں ایک انسان ہوں ، تم میرے پاس اپنے جھگڑے لاتے ہو، ممکن ہے تم میں سے بعض اپنے مقدمہ کو پیش کرنے میں فریق ثانی کے مقابلہ

ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

میں زیادہ چرب زبان ہو اور میں تمہاری بات سن کر فیصلہ کر دوں تو جس شخص کے لیے میں اس کے بھائی(فریق مخالف) کا کوئی حق دلا دوں ، چاہئے کہ وہ اسے نہ لے کیونکہ یہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے جو میں اسے دیتا ہوں ۔ صحیح بخاری ، کتاب حکومت اور قضا کے بیان میں ، باب :فریقین کو امام کا نصیحت کرنا، حدیث نمبر7169 :

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ فریق مخالف، ناحق ہونے کے باوجود دوسرے کے بالمقابل اپنی مہارت گویائی کی وجہ سے حقدار پر غالب آجاتا ہے اور اس کی گفتگو کے اعتبار ہی سے حاکم کا فیصلہ جاری ہو گا۔

لہٰذا لازم ہے کہ داعی، مدعو کی علمی سطح سے بخوبی واقف رہے۔

3۔ دعوتی عمل کے طریقہ کار کا داعی کو علم ہونا چاہئے، جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ" (سورۃ النحل125)

ترجمہ" :اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے، یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے ۔"

بعض لوگ کسی منکر اور برائی کو دیکھتے ہی اس پر ہلہ بول دیتے ہیں اور اس سے برآمد ہونے والے برے نتائج کی فکر نہیں کرتے اور اس سے خود اس کے اور دیگر داعیانِ حق کے حق میں کس قدر برے نتائج برآمد ہوتے ہیں، اس کو اس بات کا کوئی اندازہ نہیں ہوتا۔اس لئے کسی بھی حرکت اور عمل سے پہلے داعی پر لازم ہے کہ وہ نتائج و عواقب کی جانچ کرتے ہوئے مدعو کی صلاحیتوں اور کیفیات کا بھرپور اندازہ کرلے۔بہت ممکن ہے کہ مدعو کے عمل بد پر اس لمحہ کی جانے والی سرزنش اس کی آتشِ غیرت کومزید بھڑکانے کا سبب بن جائے تاہم اس بات کا امکان ہے کہ مستقبل میں اس کی اور دوسروں کی آتشِ غیرت اپنے معمول پر آجائے اور یہ چیز بہت

ABM Printme Publisher
www.AskIslamPedia.com

جلد بر آمد ہوتی ہے اور اس میں زیادہ دیر نہیں لگتی۔ اسی وجہ سے میں اپنے داعی بھائیوں کو حکمت اور صبر و تحمل کا دامن تھامے رہنے کی تلقین اور ترغیب کرتا رہتا ہوں گرچہ اس میں کچھ وقت درکار ہو گا لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ اس حکمت اور صبر و تحمل کا نتیجہ بہت ہی قابل ستائش ہو گا۔

جب داعی کے زاد سفر میں ایسا صحیح علم ہو جس کا ماخذ ومصدر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ ہو، ان میں موجود نصوص شرعیہ اسی بات کی رہنمائی کرتے ہیں تو یقینا وہ خالی ذہن جس میں کسی قسم کے شبہات اور شہوانی خواہشات موجود نہ ہوں، وہ بھی اسی بات پر دلالت کرتے ہیں، کیونکہ آپ کس طرح اللہ تعالیٰ کی دعوت کا کام کریں گے جبکہ آپ کو اس طریقہ کار کا علم ہی نہیں جو اس منزل تک پہنچانے والا ہو، آپ کو شریعت کا علم ہی نہ ہوتو آپ کس طرح داعی ہونے کے لائق ہوں گے؟

- اگر کسی شخص کے پاس علم نہ ہو تو کیا وہ دعوت الی اللہ کی ذمہ داری ادا کرنے کا اہل ہے؟

اگر کوئی شخص صاحب علم نہ ہو تو اس پر ضروری ہے کہ وہ سب سے پہلے طالب علم بنے پھر دوسروں کو اس بات کی دعوت دے۔

کوئی میری اس بات پر اعتراض کرتے ہوئے یہ سوال کرسکتا ہے کہ کہیں آپ کی یہ بات نبی کریم ﷺ کے قول سے متصادم تو نہیں ہورہی ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ."

ترجمہ" :عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" میرا پیغام لوگوں کو پہنچاؤ !اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل کے واقعات تم بیان کر سکتے ہو، ان میں

کوئی حرج نہیں اور جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا تو اسے اپنے جہنم کے ٹھکانے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ "

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ میری یہ بات نبی کریم ﷺ کی بات سے متصادم نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ" میری جانب سے پہنچاؤ "کیونکہ جو کچھ ہم دوسروں تک پہنچائیں گے، اس کا مصدر آپ ﷺ کی ذات گرامی سے منقول اور ثابت ہو اور یہی ہماری بات کا مقصود ہے کیونکہ اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ داعی کو علم کی ضرورت ہے تو ہماری یہ مراد نہیں کہ اس کو اعلی سطح اور درجہ کا علم ہونا چاہیے۔اس کے برعکس ہمارا یہ کہنا ہے کہ داعی کو اپنا دعوتی عمل میں وہی باتیں پہنچانی چاہیے جن کا اس کو علم ہو اور بلا علم اس کو اپنی زبان کھولنا نہیں چاہیے۔

ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

# فصل دوم: داعی کے لئے دوسرا زاد سفر

- داعی کو اپنی دعوت میں مدعو کے ساتھ صبر و تحمل کا رویہ اپنانا ہو گا
- دعوت الی اللہ پر استقامت اختیار کرنا
- دعوت کی راہ میں پیش آنے والے مصائب پر صبر کرنا
- دعوت کی راہ میں تمام رسول علیہم الصلاۃ والسلام کے احوال
- اللہ تعالیٰ کے فرمان "إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ" (سورۃ الانسان 24:23) سے ماخوذ ہونے والی دوررس باتیں
- دعوتی عمل پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے مدد و نصرت کا اعلان

ABM Printime Publisher www.AskIslamPedia.com

- داعی کو اپنی دعوت میں مدعو کے ساتھ صبر و تحمل کا رویہ اپنانا ہو گا

داعی کو اپنی دعوت میں مدعو کے ساتھ صبر و تحمل کا رویہ اپنانا ہو گا، ان لوگوں کے ساتھ صبر و تحمل کا معاملہ کرنا ہو گا جو اس کی دعوت کے مخالف ہوں اور ان مصائب پر بھی صبر کرنا ہو گا جو دعوتی عمل کے نتیجہ میں اس کو لاحق ہونے والے ہیں۔

- دعوت الی اللہ پر استقامت اختیار کرنا

ہر داعی کو اپنے دعوت میں لازمی طور پر صفت صبر سے پوری طرح آراستہ ہونا چاہیئے اور تکان اس کی راہ میں رکاوٹ کا سبب نہ بنے اور نہ وہ اپنے اس جلیل القدر عمل سے بیزاری کا اظہار کرے بلکہ دعوت الی اللہ اور اس سے متعلق مفید تر، بہتر سے بہتر اور تیز گامی سے پیغام پہنچانے والے میدانوں

میں حتی المقدور پورے استقلال کے ساتھ جم جائے۔اس راہ میں درپیش تکالیف کو انگیز کرے اور اس پر اکتاہٹ طاری نہ ہو کیونکہ جب انسان میں اکتاہٹ اور بیزاری پیدا ہوتی ہے تو وہ تھک جاتا ہے اور اس عظیم عمل کو چھوڑ بیٹھتا ہے، لیکن اگر وہ اپنے عمل پر قائم و دائم رہتا ہے تو اس کو ایک جانب صابرین کی فہرست میں لکھ دیا جاتا ہے تو دوسری جانب اس کی عاقبت اعلی ترین مقام کی حامل ہوجاتی ہے، اللہ تعالیٰ کے اس قول کو ذرا غور سے پڑھیں جو اس نے اپنے نبی ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

**"تِلْكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ ۖ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَا أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ هَٰذَا ۖ فَاصْبِرْ ۖ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ" (سورہ ہود: 49)**

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

ترجمہ" : یہ خبریں غیب کی خبروں میں سے ہیں جن کی وحی ہم آپ کی طرف کرتے ہیں انہیں اس سے پہلے آپ جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم، اس لئے آپ صبر کرتے رہیئے (یقین مانیئے) کہ انجام کار پرہیزگاروں کے لئے ہی ہے ۔"

- دعوت کی راہ میں پیش آنے والے مصائب پر صبر کرنا

اس راہ میں حائل ہونے والی رکاوٹوں اور جھگڑوں پر داعی کو صبر کرنا ہوگا کیونکہ جو شخص بھی اس عمل دعوت کو انجام دینے کے اپنے قدم آگے بڑھاتا ہے تو لازما اس کی راہ میں رکاوٹیں حائل ہوتی ہیں جیسا کہ اللہ عز وجل نے ارشاد فرمایا:

"وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا"

(سورة الفرقان : 31)

ترجمہ" :اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بعض گناہ گاروں کو بنادیا ہے اور تیرا رب ہی ہدایت کرنےوالااور مدد کرنے والاکافی ہے۔"

ہر دعوت حق کے لئے ٹکراؤ اور تصادم کا ہونا یقینی امر ہے، اس راہ میں رکاوٹوں کا حائل ہونا بھی ایک ناقابل انکار حقیقت ہے، اس راہ میں جھگڑالو اور شکوک و شبہات پیش کرنے والے افراد سے سابقہ پیش آنے والا ہے لیکن داعی پر لازم ہے کہ وہ اس راہ میں پیش آنے والی ہر قسم کی مصیبتوں پر ثابت قدمی کا مظاہرہ کرے یہاںتک کہ اگر آپ کی اس دعوت کو غلط اور باطل قرار دیا جائے تو آپ کو اس بات کا یقین و ادراک ہو کہ یہی عمل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کا تقاضہ ہے تو بس اس پر ڈٹ کر قائم رہیں۔

تاہم اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انسان حق واضح ہونے کے باوجود اپنے ہی قول اور اپنی دعوت ہی پر مصر اور جمارہے کیونکہ حق واضح



ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

ہونے کے باوجود اپنی ناحق دعوت پر قائم رہنا اس لوگوں کی طرح ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنظُرُونَ "(سورۃ الانفال : 6)

ترجمہ : "وہ اس حق کے بارے میں، اس کے بعد کہ اس کا ظہور ہو گیا تھا آپ سے اس طرح جھگڑ رہے تھے کہ گویا کوئی ان کو موت کی طرف ہانکے لیے جاتا ہے اور وہ دیکھ رہے ہیں۔"

حق واضح ہونے کے بعد اس کے ضمن میں جھگڑا کرنا ایک قابل مذمت صفت ہے اور ایسے ہی لوگوں کی بابت اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمادیا:

"وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا"

(سورۃ النساء: 115)

"جو شخص باوجود راہ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بھی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خلاف کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے،

ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

ہم اسے ادھر ہی متوجہ کردیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہو اور دوزخ میں ڈال دیں گے، وہ پہنچنے کی بہت ہی بری جگہ ہے۔"

لہٰذا اے داعی ! تمہاری دعوت میں اگر کوئی قابل اعتراض بات داخل ہوجائے اور وہ حق ہو، ایسی صورت میں آپ پر واجب ہے کہ اپنی بات سے رجوع کرلیں اور اگر وہ بات ناحق ہو تو آپ کو اپنی دعوت میں پیشقدمی کرنے سے باز نہ کرنے پائے۔

- دعوت کی راہ میں تمام رسول علیھم الصلاۃ والسلام کے احوال

نیز داعی پر جو کچھ مصائب نازل ہوں ان پر ثابت قدم رہنا ہوگا کیونکہ یہ راہ کوئی پھولوں کی سیج نہیں بلکہ کانٹوں کا بچھونا ہے چاہے وہ لوگوں کی زبانوں سے یا ان کے ہاتھوں سے پہنچے۔ ذرا انبیاء اور رسولوں کی حیات مبارکہ کے اس پہلو پر بھی نظر ڈالئے کہ کس طرح ان کی قوموں کے ہاتھوں انہیں پیغام پہنچانے سے روک دیا گیا، اللہ تعالیٰ کے اس بیان کو پڑھئے:

" كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ "

(سورة الذاريت : 52)

ترجمہ: "اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں ان کے پاس جو بھی رسول آیا انہوں نے کہہ دیا کہ یا تو یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔"

ذرا تصور کیجئے کہ یہ بات ان مقدس افراد کے روبرو کہی جاتی تھیں جن پر وحی نازل کی جاتی تھی کہ" تو ایک "جادوگر" یا "ایک پاگل" ہے اور اس بات میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ ان باتوں سے انہیں بھی سخت دلی صدمہ ہوتا تھا لیکن اس کے باوجود ان تکالیف پر رسولوں نے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیاجو انہیں اپنی قوم کی گفتگو اور ان کے ہاتھوں سے لاحق ہوئیں۔

ذرا سب سے پہلے پیغمبرنوح علیہ السلام کی ذات مبارک کو دیکھئے کہ جب وہ اپنی کشتی تعمیر کررہے تھے تو ان کی قوم ان کے پاس سے گذرتی اور ان کا مذاق اڑاتی اور وہ ان سے بس یوں گویا ہوتے:

" قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ "

(سورۃھود38:39)

ترجمہ" :وہ کہتے اگر تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو تو ہم بھی تم پر ایک دن ہنسیں گے جیسے تم ہم پر ہنستے ہو(38) تمیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کرے اور اس پر ہمیشگی کی سزا اتر آئے"

نوح علیہ السلام کا اتنا جواب ان کے تمسخر کو روک نہیں پایا بلکہ انہوں نے نوح علیہ السلام کو جان سے مار دینے کی دھمکی دے دی:

"قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ " (سورة الشعراء : 116)

ترجمہ" : انہوں نے کہاکہ اے نوح !اگر تو باز نہ آیا تو یقیناً تجھے سنگسار کردیا جائے گا۔"

یعنی پتھروں سے مار کر تمہیں قتل کردیں گے، اس موقع پر انہوں نے قتل کی دھمکی کے ساتھ اس بات کا بھی حوالہ دیا کہ انہوں نے

قبل ازیں اپنی عزت شان برقرار رکھنے کے لئے دیگر لوگوں کو بھی قتل کیا ہے اور آپ بھی انہیں میں سے ہوجائیں گے لیکن اس دھمکی نے نوح علیہ السلام کو ان کی دعوت سے باز نہ رکھ پایا بلکہ وہ اپنے کام میں لگے رہے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اور ان کی قوم کے درمیان فیصلہ فرمادیا۔

ایک اور جلیل القدر نبی ابراھیم علیہ السلام کی سیرت کا مطالعہ کیجئے جن کی قوم نے ان کا انکار کردیا، اتنا ہی نہیں بلکہ انہوں نے لوگوں کے سامنے ان کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا:

"قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ" (سورۃ الانبیاء: 61)

ترجمہ ": سب نے کہا اچھا اسے مجمع میں لوگوں کی نگاہوں کے سامنے لاؤ تاکہ سب دیکھیں۔"

تب انہوں نے انہیں زندہ جلادینے کی دھمکی دی :

"قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ"(سورۃ الانبیاء : 68)

ترجمہ" : کہنے لگے کہ اسے جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے۔"

اس مقصد کے لئے انہوں نے ایک بہت بڑی آگ تیار کی اور اس کی شدید گرمی اور اس کے طویل فاصلہ پر ہونے کی وجہ سے انہوں نے ابراھیم علیہ السلام کو منجنیق) پتھر پھینکنے کا آلہ(سے اس میں پھینک دیالیکن عزت و جلال کے پروردگار نے آتش نمرود کو حکم دیا:

"قُلْنَا يَانَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ " (سورۃ الانبیاء : 69)

ترجمہ" : ہم نے فرما دیا اے آگ !تو ٹھنڈی پڑ جا اور ابراہیم (علیہ السلام) کے لئے سلامتی (اور آرام کی چیز) بن جا !۔"

اورابراھیم علیہ السلام کے حق میں آتش نمرود بالکل گل گلزار بن گئی اور وہ اس سے باحفاظت باہر نکل آئے اور نتیجہ ابراھیم علیہ السلام کے حق میں رہا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ " (سورۃ الانبیاء : 70)

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

ترجمہ" : گو انہوں نے ابراہیم (علیہ السلام) کا برا چاہا، لیکن ہم نے انہیں ناکام بنا دیا۔"

ذرا موسیٰ علیہ السلام کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کیجئے کہ جنہیں فرعون نے قتل کی دھمکی دیتے ہوئے کہا :

"وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ ۖ إِنِّي أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَن يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ" (سورۃ الغافر: 26)

ترجمہ" : اور فرعون نے کہا مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰ(علیہ السلام) کو مار ڈالوں اور اسے چاہئے کہ اپنے رب کو پکارے، مجھے تو ڈر ہے کہ یہ کہیں تمہارا دین نہ بدل ڈالے یا ملک میں کوئی (بہت بڑا) فساد برپا نہ کردے۔"

فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو قتل کردینے کی دھمکی دی لیکن آخر کار نتیجہ موسیٰ علیہ السلام کے حق ہی میں رہا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

"فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا ۖ وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ"(سورۃ الغافر : 45)

"پس اسے اللہ تعالیٰ نے تمام بدیوں سے محفوظ رکھ لیا جو انہوں نے سوچ رکھی تھیں اور فرعون والوں پر بری طرح کا عذاب الٹ پڑا۔" ذرا عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت پر بھی نظر ڈالئے جنہیں اس قدر تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا کہ یہودیوں نے ان پر زانیہ اور بدکار خاتون کا بیٹا ہونے کی بہتان لگادی اور ان کے زعم باطل کے مطابق، ان کا قتل کرتے ہوئے انہیں سولی پر لٹکادیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:

"وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا"

(سورۃ النساء158 : 157)

ترجمہ " :حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا بلکہ ان کے لئے ان (عیسیٰ) کا شبیہ بنا دیا گیا تھا۔ یقین جانو کہ حضرت

عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں اختلاف کرنے والے ان کے بارے میں شک میں ہیں، انہیں اس کا کوئی یقین نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے اتنا یقینی ہے کہ انہوں نے انہیں قتل نہیں کیا (157) بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ بڑا زبردست اور پوری حکمتوں والا ہے (158)

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے شر سے محفوظ کردیا۔
آیئے اب ہمارے نبی کریم ﷺ، خاتم النبیین والرسل ، ان کے امام اور بنی آدم کے سردار محمد ﷺ کی سیرت پر نظر ڈالئے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ ۚ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ" (سورة الانفال: 30)

ترجمہ" : اور اس واقعہ کا بھی ذکر کیجئے !جب کہ کافر لوگ آپ کی نسبت تدبیر سوچ رہے تھے کہ آپ کو قید کرلیں، یا آپ کو قتل کر ڈالیں یا آپ کو خارج وطن کر دیں اور وہ تو اپنی تدبیریں کر رہے

تھے اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور سب سے زیادہ مستحکم تدبیر والا اللہ ہے۔"

نیز فرمایا" وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ" (سورة الحجر : 6)

ترجمہ" :انہوں نے کہا کہ اے وہ شخص جس پر قرآن اتارا گیا ہے یقیناً تو تو کوئی دیوانہ ہے۔"

"وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ" (سورة الصافات : 36)

ترجمہ" : اور کہتے تھے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی بات پر چھوڑ دیں؟"

آپ ﷺ کو جو کچھ قولی اور فعلی اذیتیں پہنچیں ، علماء نے تاریخ میں نقل کردیا ہے، اس کے باوجود آپ ﷺ نے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا اور آخرکار عاقبت اور نتیجہ آپ ﷺ کے حق ہی میں رہا۔

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

- اللہ تعالیٰ کے فرمان "إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ" (سورۃ الانسان 24:23) سے ماخوذ ہونے والی دوررس باتیں

ہر داعی کو اپنے مدعو سے لازما ضرر اور نقصان پہنچ کر رہنے والا ہے، اس لئے اس کو صبر و تحمل کا دامن ہرگز نہ چھوڑنا چاہیئے۔یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے تئیں فرمایا :
"إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا" (سورۃ الانسان: 23)
ترجمہ :بیشک ہم نے تجھ پر بتدریج قرآن نازل کیا ہے (23)
اس آیت کے بعد اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس تلقین کی توقع تھی کہ 'اس قرآن کی تنزیل کی بناء پر تمہیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرناچاہیئے ' لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
"فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا" (سورۃ الانسان : 24)

ABM Printime Publisher www.AskIslamPedia.com

ترجمہ" : پس تو اپنے رب کے حکم پر قائم رہ اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناشکرے کا کہا نہ مان۔"

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو کوئی شخص اس قرآن کریم کے پیغام کو عام کرنے کی ذمہ داری کے لئے اٹھ کھڑا ہو گا، اس کو ایسے امور لاحق ہوں گے جس میں بے انتہا صبر کی ضرورت پیش آئے گی، لہٰذا داعی پر ضروری ہے کہ وہ صبور کی صفت سے متصف ہو جائے اور اپنے کام کو اس وقت تک جاری رکھے جب تک اللہ تعالیٰ اسے اس عمل میں کامیابی سے ہمکنار نہ کردے اور یہ بات ذہن نشین رہے کہ اس کامیابی کا اس کی زندگی ہی میں حاصل ہونا ضروری نہیں؛ بلکہ اہم ترین امر یہ ہے کہ اس کے مرنے کے بعد بھی اس کی دعوت مستحکم انداز میں لوگوں میں جاری و ساری رہے اور لوگ اس کی پیروی میں لگے رہیں۔انسان کی انفرادی زندگی کی اہمیت نہیں ہے بلکہ اہم ترین امر اس کی دعوت ہے، اگروہ اس کی موت کے بعد

ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

بھی جاری ہے تو گویا وہ موت کے بعد بھی زندہ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ" (سورة الانعام: 122)

ترجمہ" : ایسا شخص جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کردیا اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور دے دیا کہ وہ اس کو لئے ہوئے آدمیوں میں چلتا پھرتا ہے۔ کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے؟ جو تاریکیوں سے نکل ہی نہیں پاتا۔ اسی طرح کافروں کو ان کے اعمال خوش نما معلوم ہوا کرتے ہیں۔ (122)"

حقیقت یہ ہے کہ داعی کی زندگی کا یہ معنیٰ نہیں کہ اس کی روح، محض اس کے بدن ہی میں رہے بلکہ لوگوں کے درمیان اس کی دعوت زندہ و تابندہ رہے۔ ابو سفیان کی ھرقل کے ساتھ ہوئی گفتگو کے قصہ کو پڑھیے، جس کو نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے مکۃ المکرمۃ سے نکلنے کی خبر پہنچ چکی تھی، اس نے ابوسفیان کو بلوایا اور نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی ذات، آپ کے حسب و نسب ، آپ کی دعوت اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کی بابت دریافت کیا، جب ابوسفیان نے ھرقل کے تمام سوالات کے جوابات دیئے تو ھرقل نے آخر میں کہا کہ " جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر وہ صحیح ہے تو یقیناً وہ نبی ہیں اس کا علم تو مجھے بھی تھا کہ ان کی نبوت کا زمانہ قریب ہے لیکن یہ خیال نہ تھا کہ وہ تمہاری قوم میں ہوں گے۔ اگر مجھے ان تک پہنچ سکنے کا یقین ہوتا تو میں ضرور ان سے ملاقات کرتا اور اگر میں ان کی خدمت میں ہوتا تو ان کے قدموں کو دھوتا اور ان کی حکومت میرے ان دو قدموں تک پہنچ کر رہے گی۔

- دعوتی عمل پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے مدد و نصرت کا اعلان

سبحان اللہ ! کس کے وہم و گمان میں یہ بات آسکتی ہے کہ ھرقل جیسا عظیم ترین بادشاہ، محمد ﷺ کے تئیں اس طرح کی بات کہہ سکتا ہے۔ اس کے باوجود اس نے جزیرۃ العرب کو شیطان اور خواہش نفس کی بندگی سے آزاد نہیں کیا، کس شخص کے تخیل میں یہ بات

آسکتی ہے کہ اس جیسے بادشاہ کی زبان سے ایسی بات جاری ہوسکتی ہے؟ یہی وجہ ہے کہ جب ابوسفیان جب دربار سے باہر آئے تو اپنے ساتھیوں سے کہا کہ:

"لقد امر امر ابن ابی کبشة إنه لیخافه ملك بنی الاصفر"

یعنی" ابن ابی کبشہ کا معاملہ تو اب اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ ملک بنی الاصفر (ہرقل) بھی ان سے ڈرنے لگا۔"

"امِر "یعنی عظیم ہوگیا اور اسی سے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

"لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا" (سورة الكهف: 71)

یہ تو آپ نے بڑی (خطرناک) بات کردی۔"

یقینا آپ ﷺ نے ہرقل کی ساری سلطنت اپنی شخصیت یا ذات سے نہیں بلکہ اپنی دعوت ہی کے ذریعہ زیر نگیں کرلیا کیونکہ آپ کی دعوت اس سرزمین پر رونما ہوئی اور اس نے تمام بتوں ، شرک اور مشرکین کو اس زمین سے اکھاڑ پھینک دیا اور محمد ﷺ کی وفات کے بعد خلفاء راشدین اس سرزمین کے مالک ہوئے اور انہوں نے بھی نبی



ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

ﷺ کی دعوت اور آپ کی شریعت ہی کے ذریعہ زمین کی جانشینی کی۔ لہٰذا ہر داعی پر لازم ہے کہ وہ خود کو صبر سے معمور اور آباد رکھے اور اگر وہ اپنی دعوت خالص اللہ تعالیٰ ہی کی خوشنودی کے لئے انجام دے تو عاقبت اور نتیجہ اسی کے حق میں ہوگا چاہے یہ عاقبت اس کی زندگی میں ہو یا اس کے مرنے کے بعد۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا ۖ إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ" (سورۃ الاعراف: 128)

ترجمہ" : موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا اللہ تعالیٰ کا سہارا حاصل کرو اور صبر کرو، یہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے، اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے وہ مالک بنا دے اور اخیر کامیابی ان ہی کی ہوتی ہے جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔(128) "

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ" (سورة يوسف :90)

ترجمہ" :بات یہ ہے کہ جو بھی پرہیز گاری اور صبر کرے تو اللہ تعالیٰ کسی نیکوکار کا اجر ضائع نہیں کرتا۔(90) "

ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

# فصل سوم: داعی کے لئے تیسرا زاد سفر

- اس کو حکمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی دعوت پیش کرنی ہوگی
- دعوت کے مراتب
- حکمت کی تعریف
- حکمت کے ساتھ دعوتی عمل کے چار نمونے

- اس کو حکمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی دعوت پیش کرنی ہوگی

داعی پر ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو حکمت کے ساتھ بلائے اور بے حکمت شخص کے بالمقابل، صاحبِ حکمت کی بات کس قدر ٹھوس اور محکم ہوتی ہے، لہٰذا دعوت الی اللہ، حکمت ، بہترین نصیحت، ایسے شخص سے جو ظالم نہ ہو بہترین گفتگو اور مناظرہ کے ذریعہ اور ظالم شخص کے ساتھ اسی اعتبار سے گفتگو کرنے کا نام ہے۔

- دعوت کے مراتب

اس سے پتہ چلتا ہے کہ دعوت کے چار مراتب ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ" (سورة النحل : 125)

ترجمہ :اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے، یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔(125) "

نیز ارشاد فرمایا:

"وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ ۖ وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنزِلَ إِلَيْنَا وَأُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلَٰهُنَا وَإِلَٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ"(سورة العنكبوت : 46)

ترجمہ " : اور اہل کتاب کے ساتھ بحث ومباحثہ نہ کرو مگر اس طریقہ پر جو عمدہ ہو مگر ان کے ساتھ جو ان میں ظالم ہیں اور صاف اعلان کر دو کہ ہمارا تو اس کتاب پر بھی ایمان ہے اور جو ہم پر اتاری گئی ہے اور اس پر بھی جو تم پر اتاری گئی، ہمارا تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ ہم سب اسی کے حکم برادر ہیں(46) ۔"

- حکمت کی تعریف

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

امور کو مضبوط اور ٹھوس انداز میں ، مکمل درستگی کے ساتھ انجام دینے کا نام "حکمت" ہےاور یہ اس طرح کہ تمام امور کو ان کے مناسب و موزوں مقام اور وقت پر انجام دینا۔ یہ بات حکمت میں شمار نہیں ہوگی کہ داعی اپنی دعوت میں عجلت کا مظاہرہ کرے اور لوگوں سے اس بات کی امید رکھے کہ وہ اپنے صبح وشام کے احوال کو بعینہ صحابہ کرام کے احوال سے تبدیل کردیں گے اور جو اس طرح کی امید اور توقع رکھے تو وہ عقلی اعتبار سے بے وقوف اور حکمت سے بہت دور ہے، کیونکہ اللہ عزو جل کی حکمت ایسی بالکل نہیں ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ پر قرآن مجید کا نزول اس قدر بتدریج اور مختلف مراحل میں ہوا کہ صحابہ کرام کے دلوں میں پوری طرح سرایت اور نفوذ کرگیا۔ علماء کے اختلاف کے ساتھ ھجرت سے تین یا دیڑھ سال یا پانچ سال قبل معراج میں نماز فرض کی گئی اور وہ بھی اپنی اصل شکل میں فرض نہیں کی گئی اور سب سے پہلے ظہر، عصر، عشاء اور فجر کی دو دو رکعتیں فرض کی گئیں تھیں اور

مغرب کے لئے تین رکعات فرض کی گئیں تاکہ وہ دن کے لئے وتر (طاق عدد) ہو جائے اور ھجرت اور رسول اللہ ﷺ کا مکۃ میں تیرہ سال گذارنے کے بعد مقیم کے لئے ظہر، عصر اور عشاء کی نماز کو چار رکعات کیا گیا اور فجر کی نماز اپنی سابقہ دو رکعات ہی پر برقرار رہی کیونکہ اس میں طویل قرات کی جاتی ہے اور مغرب کی نماز کو تین رکعات کیا گیا کیونکہ وہ دن کے لئے وتر ہے۔

ھجرت کے دوسرے سال زکاۃ فرض کی گئی یا دوسرے قول کے مطابق، مکۃ المکرمۃ میں فرض کی گئی تاہم اس کے نصاب اور واجبات کا تعین نہیں کیا گیا اور نبی کریم ﷺ نے زکاۃ کی وصولی کے لئے محصلین کو ھجرت کے نویں سال ہی روانہ فرمایا۔ اس طرح زکاۃ کی فرضیت میں تین مراحل رہے۔

مکۃ المکرمۃ میں یہ حکم نازل ہوا کہ:

1۔ "وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ" (سورۃ الانعام : 141)

ترجمہ "اور اس میں جو حق واجب ہے وہ اس کے کاٹنے کے دن دیا کرو۔"

اس موقع پر نہ ہی وجوب کی اور نہ اس میں دی جانے والی واجب مقدار کی وضاحت کی گئی اور اس معاملہ کو لوگوں کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا۔

2۔ ھجرت کے دوسرے سال زکاۃ کے نصاب اور اس کی وضاحت کی گئی۔

3۔ ھجرت کے نویں سال نبی کریم ﷺ ، مالکان مویشی اورمالکان باغات سے زکاۃ کی وصولی کے لئے محصلین کو روانہ فرمانا شروع کردیا۔

ذرا غور کیجئے کہ اللہ عز وجل نے شریعت سازی کے دوران لوگوں کے احوال کو کس قدر ملحوظ خاطر رکھا، یقینا اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس سب حاکموں سے زیادہ حکمت والی ہے۔

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

اسی طرح روزہ کا معاملہ بھی ہم سے مخفی نہیں ہے کہ اس کو شرعی حکم بنانے میں کئی مراحل اختیار کئے گئےاور سب سے پہلے اس بات کا اختیار دیا گیا کہ چاہے تو روزہ رکھ لیں یا چھوڑ دیں، پھر اس کی فرضیت کا تعین کردیا گیا اور روزہ چھوڑتے ہوئے کسی مسکین کو کھانا کھلانے کی اجازت صرف انہیں لوگوں کو دی گئی جو کسی مستقل بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتے ہوں۔

اس لئے میں کہتا ہوں کہ حکمت کوئی جادو کی چھڑی نہیں ہے کہ سارا عالم ایک ہی رات میں تبدیل ہوجائے بلکہ اس کے لئے سخت تحمل اور برداشت کی ضرورت ہے۔ اپنے مدعو بھائی کے پاس آج جو باتیں برحق ہیں ، مان لو اور بتدریج اس کی اصلاح میں لگے رہو کہ ایک وقت آئے گا جب آپ اس میں موجود باطل کو مٹانے میں کامیاب ہوجاؤگے۔تمام لوگوں کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکنے کی کوشش مت کروکیونکہ ایک جاھل و نادان اور ہٹ دھرم و سخت گیر جیسے دو افراد میں کافی فرق ہوتا ہے۔

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

اس موقع پر آپ کے روبرو رسول اللہ ﷺ کی دعوت کے کچھ نمونے پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں:

- حکمت کے ساتھ دعوتی عمل کے چار نمونے

پہلا نمونہ

انس بن مالک ؓ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص آیا اور اس نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے اس کو منع کیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں روک دیا۔ جب وہ پیشاب کر کے فارغ ہوا تو آپ ﷺ نے اس کے (پیشاب) پر ایک ڈول پانی بہانے کا حکم دیا۔ چنانچہ بہا دیا گیا۔ : صحیح بخاری، کتاب وضو کے بیان میں ، باب :پیشاب پر پانی بہانے کا بیان، حدیث نمبر221 :

گندگی کے ازالہ کے بعد آپ ﷺ نے بدو سے فرمایا کہ " ان مساجد میں کسی قسم کی تکلیف دہ چیز یا گندگی کرنا جائز نہیں ہے بلکہ یہ تو نماز اور قرآن مجید کی تلاوت کے لئے ہوتی ہیں"۔ اس حسن سلوک کی وجہ سے بدو کو شرح صدر حاصل ہوگیا، میں نے بعض اہل علم کو یہ

ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

بات نقل کرتے دیکھی کہ اس بدو نے کہا کہ" اے اللہ مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔ "کیونکہ محمد ﷺ نے اس کے ساتھ بہترین سلوک فرمایا تھا اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے منکر و برائی کو اس نادان شخص کی حالت کا اندازہ کئے بغیر دور کرنے کی کوشش کی۔

دوسرا نمونہ

معاویہؓ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ ہی رہا تھا کہ اسی دوران اچانک قوم میں سے ایک آدمی کو چھینک آ گئی، تو میں نے(زور سے) "یرحمک اللہ" اللہ تجھ پر رحم کرے" کہا، تو لوگ مجھے گھور کر دیکھنے لگے، میں نے کہا "واثکل آمیاہ "یعنی"میری ماں مجھ پر روئے "(نبی کریم ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی یہ جملہ فرمایا تھا) تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم مجھے گھور رہے ہو؟ لوگوں نے(مجھے خاموش کرنے کے لیے) اپنے ہاتھوں سے اپنی رانوں کو تھپتھپایا، جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کر

رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا ، پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے مجھے بلایا ، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ، نہ تو آپ نے مجھے مارا ، نہ ہی مجھے ڈانٹا ، اور نہ ہی برا بھلا کہا ، میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد آپ سے اچھا اور بہتر معلم کسی کو نہیں دیکھا ، آپ نے فرمایا " ہماری اس نماز میں لوگوں کی گفتگو میں سے کوئی چیز درست نہیں ، نماز تو صرف تسبیح ، تکبیر اور قرأت قرآن کا نام ہے"۔

صحیح بخاری ، کتاب غزوات کے بیان میں ، باب : کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے واقعہ کا بیان ،حدیث نمبر4418

دلوں میں نفوذ اور سرایت کرجانے والے اس بہترین اور عمدہ طریقہ کار پر غور کیجئے کہ جس کو انسان کس قدر شرح صدر کے ساتھ قبول کررہا ہے۔ اس حدیث سے کئی فقہی نکات حاصل ہوتے ہیں اور اس میں سے ایک یہ ہے کہ جس نماز میں گفتگو کرنے والا اس بات سے ناواقف ہو تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی بلکہ درست اور صحیح ہوگی۔

## تیسرا نمونہ:

ابوہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ ! میں تو تباہ ہو گیا، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا بات ہوئی؟ اس نے کہا کہ میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے تم آزاد کر سکو؟ اس نے کہا نہیں، پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا پے در پے دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی نہیں، پھر آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم کو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی طاقت ہے؟ اس نے اس کا جواب بھی انکار میں دیا، راوی نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم ﷺ تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر گئے، ہم بھی اپنی اسی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک بڑا تھیلا (عرق نامی) پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں ۔ عرق تھیلے کو کہتے ہیں (جسے کھجور کی چھال سے بناتے ہیں) نبی کریم ﷺ نے

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

دریافت فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کے اسے لے لو اور صدقہ کر دو، اس شخص نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کر دوں، بخدا ان دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی بھی گھرانہ میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں ہے، اس پر نبی کریم ﷺ اس طرح ہنس پڑے کہ آپ کے آگے کے دانت دیکھے جا سکے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اچھا جا اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دے۔"

صحیح بخاری ، کتاب روزے کے مسائل کا بیان ، باب :اگر کسی نے رمضان میں قصداً جماع کیا اور اس کے پاس کوئی چیز خیرات کے لیے بھی نہ ہو پھر اس کو کہیں سے خیرات مل جائے تو وہی کفارہ میں دیدے۔

حدیث متعلقہ ابواب :زکاۃ کو تمام مصارف میں تقسیم کرنا ضروری نہیں ۔ رمضان میں مباشرت کا کفارہ ۔ ادائیگی صدقہ کا ایک خصوصی واقعہ ۔ حدیث نمبر1936

اس دین اسلام کی وجہ سے وہ شخص انتہائی مطمئن، مال غنیمت کے طور پر کھجور کی بوریوں کے ساتھ اور اس دین متین کے سب سے پہلے داعی ﷺ کی جانب سے فراہم کردہ آسانی اور سہولت سے استفادہ کرتے ہوئے فرحاں و شاداں اپنے گھر واپس ہو گیا۔

چوتھا نمونہ :

ذرا اس نمونہ پر بھی غور کیجئے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ایک گناہگار صحابی کے ساتھ کس طرح معاملہ فرمایا : آپ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اپنے مبارک ہاتھ سے نکال کر زمین پر پھینک دیا اور فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس بات کا خواہشمند ہے کہ آگ کا ایک گولہ لے کر اپنے ہاتھ میں رکھ لے؟

اس مثال میں آپ دیکھیں گے اس مثال میں آپ ﷺ نے ان صحابی کے ساتھ پہلی مثال جیسا طریقہ کار استعمال نہیں فرمایا۔ اس کے برعکس آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ سے انگوٹھی کھینچی اور اس کو زمین پر پھینک دیا۔ جب آپ ﷺ وہاں سے رخصت ہو گئے تو اس صحابی سے کہا گیا کہ "اپنی انگوٹھی

لے لو اور دیگر کاموں میں اس کو استعمال میں لاؤ" (یعنی اس کو بیچ دو وغیرہ) صحابی نے جواب میں کہا کہ "اللہ کی قسم، جس چیز کو آپ ﷺ نے پھینک دیا میں کبھی اس کو نہ لوں گا"

اللہ اکبر، یہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی پیروی واتباع کے تئیں یہ عظیم طریقہ کار تھا۔

اس لئے داعی الی اللہ پر سب سے ضروری امر یہ ہے کہ وہ حکمت کے ساتھ اپنا کام انجام دے، کیونکہ علم رکھنے والا اور جاھل دونوں یکساں نہیں ہو سکتے اور انکار کرنے والا اس شخص کی طرح نہیں ہو سکتا جس نے پہلے ہی قبول کر لیا ہو۔ اس لئے یاد رہے کہ ہر مقام کے لئے خاص مقولہ اور ہر موقع و محل کی خاص صورتحال ہوتی ہے۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

# فصل چہارم: داعی کے لئے چوتھا زاد سفر

- داعی کو اعلی اخلاق کا پیکر ہونا ہوگا
- اعلی عمل کب قابل ترجیح ہوگا

- داعی کو اعلی اخلاق کا پیکر ہونا ہوگا

داعی کا اعلی ترین اخلاق کی صفات سے متصف ہونا ضروری ہے اور وہ اس طرح کہ اس کے عقائد، عبادات، اس کے چال چلن اور اس کے تمام روزمرہ کے معمولات میں اس کا علمی اثر غالب اور نمایاں رہے تاکہ وہ دعوت الی اللہ کا کردار بہترین انداز میں ادا کرسکے، بصورت دیگر اس کی دعوت ناکامی کا شکار ہوگی گرچہ آپ کامیاب نظر آئیں تاہم یہ کامیابی دیرپا اور پائیدار نہیں ہوتی۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

لہٰذا داعی کو اپنی تمام عبادات یا معاملات یا اخلاق و کردار کا اس قدر پابند اور درست ہونا چاہیئے کہ اس کی دعوت کو قبول عام حاصل ہوجائے کہیں وہ ایسے اولین افراد کی فہرست میں شامل نہ ہوجائے جن کے ذریعہ آتشِ جہنم کو شعلہ زن کیا جائے گا۔

- اعلی عمل کب قابل ترجیح ہوگا

بھائیو : بلاشبہ جب ہم اپنے احوال پر غور کرتے ہیں تو درحقیقت ہم کسی بات کی دعوت دیتے ہیں لیکن اس کو خود اپنی زندگی میں نافذ نہیں کرتے اور اس بات میں دو رائے نہیں کہ یہ بہت بڑا نقص اور عیب ہے الا یہ کہ ہمارے اور اس کے درمیان کوئی محل نظر بات ہو جو اس عمل سے بہتر ہو کیونکہ ہر مقام کے لئے کوئی قول ہوتا ہے۔ لہٰذا کسی اعلی شئ کو کچھ امور کی وجہ سے فضیلت کا مقام حاصل ہوجاتا ہے جو اس کو قابل ترجیح بنادیتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ بعض خوبیوں اور اخلاق کی دعوت و تلقین دیا کرتے تھے لیکن

کبھی ان سے اہم تر کام کی بناء پر اس کو ترک کردیتے ۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہے:

تمام مؤمنین کی ماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل روزہ رکھنے لگتے تو ہم (آپس میں) کہتے کہ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنا چھوڑیں گے ہی نہیں ۔ اور جب روزہ چھوڑ دیتے تو ہم کہتے کہ اب آپ روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔ میں نے رمضان کو چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورے مہینے کا نفلی روزہ رکھتے نہیں دیکھتا اور جتنے روزے آپ شعبان میں رکھتے میں نے کسی مہینہ میں اس سے زیادہ روزے رکھتے آپ کو نہیں دیکھا۔

صحیح بخاری ، کتاب روزے کے مسائل کا بیان ، باب :ماہ شعبان میں روزے رکھنے کا بیان ، حدیث نمبر1969

بھائیو :میری یہ خواہش ہے کہ ہر داعی خود کو ان اخلاق حمیدہ سے متصف کرلے جو اس کے لئے لائق اور ضروری ہیں تاکہ وہ حقانی

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

داعی ہو جائے اور اس کی بات کو سب سے زیادہ قبول عام حاصل ہو جائے۔

# فصل پنجم: داعی کے لئے پانچواں زاد سفر

- داعی کو چاہیئے کہ وہ اس کے اور اس کی مدعو عوام کے درمیان حائل خلیج اور رکاوٹوں کا خاتمہ کردے۔
- جب داعی فاسق و گنہگار افراد کو دعوت پہنچانے میں عار محسوس کرے تو ان تک دعوت پہنچانے کا ذمہ دار کون ہوگا؟
- نبی کریم ﷺ کا مشرکین کی اجتماع گاہوں میں جانا اور انہیں دعوت دین پہنچانا

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

- داعی کو چاہئے کہ وہ اس کے اور اس کی مدعو عوام کے درمیان حائل خلیج اور رکاوٹوں کا خاتمہ کردے۔

داعی کو چاہئے کہ وہ اس کے اور اس کی مدعو عوام کے درمیان حائل خلیج اور رکاوٹوں کا خاتمہ کردے کیونکہ ہمارے بعض داعی بھائیوں کو کچھ لوگوں کی برائی نظر آتی ہے تو ان کی منکر و برائی سے غیرت اور اس سے کراہیت و ناپسندیدگی انہیں برے افراد کے پاس پہنچنے اور انہیں نصیحت کرنے سے باز رکھتی ہے، یہ بات غلط ہے اور کبھی بھی حکمت میں اس کو شمار نہیں کیا جاسکتا بلکہ حکمت تو یہ کہتی ہے کہ آپ ان افراد کے پاس پہنچیں اور انہیں دعوت دیتے ہوئے حق کی بات پہنچائیں اور منکر و برائی کو چھوڑنے کی ترغیب دیں اور ان گناہوں کی قباحت و شناعت بتاتے ہوئے انہیں ڈرائیں اور ان کا فسق و فجور ان افراد کی اہمیت کو گھٹانے کا باعث نہ بننے پائے کہ آپ یہ

طے کرلیں کہ میرے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ میں ان کے اطراف و اکناف میں رہوں۔

- جب داعی فاسق و گنہگار افراد کو دعوت پہنچانے میں عار محسوس کرے تو ان تک دعوت پہنچانے کا ذمہ دار کون ہو گا؟

اے میرے مسلمان داعی بھائی، اگر آپ ہی یہ ذہن بنالیں کہ ان تک پہنچنا میرے لئے ممکن نہیں ہے اور نہ یہ کہ آپ انہیں اللہ تعالیٰ کی دعوت پہنچائیں گے تو کون ان کی اصلاح کی ذمہ داری اپنے سر لے گا؟ کیا انہیں جیسا کوئی شخص ان کی اصلاح کا ذمہ دار ہو گا؟ یا وہ لوگ ذمہ دار ہوں گے جو جاھل اور بے علم ہوں گے؟ ایسا ہرگز نہ ہو، لہٰذا داعی کے لئے ضروری ہے کہ وہ صبر کو لازم پکڑلے، اور جیسا کہ ہم نے قبل ازیں صبر کا ذکر کیا کہ اس کو ہمیشہ صبر کا دامن تھامے رہنا ہو گا اور ایسے افراد کے درمیان دعوتی کام کے لئے نکلنا ہی صبر کا ایک جزء ہے۔اس کو صبر کرنا ہو گا اور ان برائیوں سے بھی



ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

نفرت رکھنی ہوگی اور یہ کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان حائل رکاوٹوں کا بھی خاتمہ کرنا ہوگا تاکہ ان افراد تک حق کی دعوت کو پہنچاسکے جو اس کے محتاج اور ضرورتمند ہیں، رہی بات داعی کا کسی اپنے مدعو کو حقارت کی نظروں سے دیکھنے جیسا عمل نبی کریم ﷺ کے عمل کے خلاف ہوگا۔

- نبی کریم ﷺ کا مشرکین کی اجتماع گاہوں میں جانا اور انہیں دعوت دین پہنچانا

یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ آپ ﷺ منیٰ کے ایام میں ان کے اجتماع گاہوں میں جاتے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی دعوت پہنچاتے اور آپ ﷺ سے یہ روایت مروی ہے:

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خود کو موقف (عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ) میں لوگوں کے روبرو یہ بات پیش کرتے تھے اور فرماتے "کیا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے

چلے ، قریش نے مجھے میرے رب کا کلام پہنچانے سے روک دیا ہے "

۔

سنن ابوداود ،سنتوں کا بیان ، باب : قرآن کے کلام اللہ ہونے کا بیان ۔ حدیث نمبر4734 ، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

یہی ہمارے پیغمبر اسلام، ہمارے امام اور ہمارے لئے بہترین نمونہ کی حیثیت رکھنے والے نبی ﷺ کا شیوہ اور وطیرہ رہا ہے۔ اس لئے ہمارا یہ فریضہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دعوت پیش کرتے وقت انہیں جیسے طریقوں کو اپنائیں۔

# فصل ششم: داعی کے لئے چھٹا زاد سفر

- داعی کے دل کے دروازے ہر اس شخص کے حق میں بلاکسی کدورت و نفرت کھلے رہیں جو اس کے مخالف ہوں
- داعی کو اپنے مخالف کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہئے

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

- مجتھد کے مختلف احوال
- باہمی جھگڑے کی صورت میں شرعی مراجع
- باہمی اختلاف و افتراق اور اس کی سنگینی
- اصلاح کا درست طریقہ کار

- داعی کے دل کے دروازے ہر اس شخص کے حق میں بلاکسی کدورت و نفرت کھلے رہیں جو اس کے مخالف ہوں

داعی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے دل کے دروازے بلاکسی نفرت و کدورت کے کھلا رکھے جو اس کی دعوت کے مخالف ہوں ، بالخصوص اس وقت جب وہ اس بات کو جانتا ہو کہ اس کے مخالف کی نیت اچھی ہواور ا س نے داعی کی مخالفت محض اس لئے کرر کھی ہے کہ اس کے نزدیک دلیل موجود ہوتی ہے۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

- داعی کو اپنے مخالف کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیئے

لہٰذا داعی حضرات پر ضروری ہے کہ وہ ان جیسے معاملات میں لچک دار رویہ اختیار کرے اور اس طرح کے اختلافات بغض و عداوت کا باعث نہ بنے، ہاں وہ شخص جس نے محض سرکشی اور نفرت پر مبنی سرشت و فطرت کی بناء پر مخالفانہ روش اختیار کی ہے اور وہ اس طرح سے کہ اس کے سامنے حق واضح ہونے کے باوجود وہ اپنی باطل اور ناحق باتوں پر اٹل اور جما رہے تو ایسا شخص اسی بات کا مستحق ہے کہ اس کے ساتھ نفرت کا اظہار کیا جائے اور لوگوں کو اس سے بچنے کی تاکید کرنا چاہیئے کیونکہ اس کی عداوت و دشمنی کھل کر سامنے آگئی ہے کہ باوجود اس پر حق واضح ہونے کے اس نے اس کی پیروی و اتباع نہیں کی۔

## • مجتہد کے مختلف احوال

تاہم کچھ ایسے چھوٹے مسائل ہیں جس میں لوگوں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، درحقیقت ان مسائل کا تعلق ایسے امور سے ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اختلاف کی اجازت مرحمت فرمائی ہے، میری مراد ان امور سے ہے جن کا تعلق ایسے بنیادی شرعی امور سے نہیں ہوتا کہ ان کی مخالفت کی بناء پر کسی فرد کو کافر قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس کے برخلاف ان فروعی مسائل کا تعلق ان امور سے ہوتا ہے جن کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اختلاف کی اجازت دی ہے اور اس میں ہونے والی غلطی میں کافی توسع اور گنجائش رکھی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے:

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا "جب حاکم فیصلہ اجتہاد سے کرے اور صحیح بات تک پہنچ جائے تو اس کو دہرا اجر ملے گا ، اور جب فیصلہ کی کوشش کرے اور اجتہاد میں غلطی کرے، تو اس کو ایک اجر ملے گا۔" یزید بن عبداللہ کہتے ہیں کہ

میں نے اس حدیث کو ابو بکر بن عمرو بن حزم سے بیان کیا تو انہوں نے کہا : اسی طرح اس کو مجھ سے ابو سلمہ نے بیان کیا ہے ، اور انہوں نے ابوہریرہ ؓ سے روایت کی ہے ۔ سنن ابن ماجہ، قضا کے احکام و مسائل ، باب : اجتہاد کر کے صحیح فیصلہ تک پہنچنے والے حاکم کے اجر و ثواب کا بیان ۔ حدیث نمبر2314 :، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

لہٰذا یہ بات تو طے ہے کہ صاحب اجتہاد کو اجر کے حصول سے کبھی بھی محروم نہ رہے گا اور درست فیصلہ کرنے کی صورت میں اس کو دہرا اجر اور غلطی کی صورت میں ایک اجر حاصل ہو گا۔ اگر آپ یہ چاہیں کہ کوئی دوسرا شخص آپ کی مخالفت نہ کرے تو وہ بھی یہی چاہے گا کہ کوئی اس کی مخالفت نہ کرے اور جیسے آپ اس بات کے خواہشمند ہیں کہ لوگ آپ کی بات کو اختیار کریں تو دوسری جانب آپ کے مخالفین بھی چاہیں گے کہ لوگ ان کی بات کو اپنائیں۔

ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

- باہمی جھگڑے کی صورت میں شرعی مراجع

اور باہمی تنازعہ اور جھگڑے کا علاج تو یہی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے واضح کردہ حکم کی طرف رجوع کریں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ۚ " (سورۃ الشوریٰ : 10)

ترجمہ "اور جس جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے۔"

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا" (سورۃ النساء: 59)

ترجمہ ": پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ، اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔ یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔"

ABM Fulltime Publisher
www.AskIslamPedia.com

ہر دو اختلاف کرنے والے اور جھگڑالو افراد پر ضروری ہے کہ وہ ان دو اصولی مراجع ، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی جانب رجوع کریں اور یہ بات حرام ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کلام پر اعتراض کرتے ہوئے کسی بھی انسان کے کلام کو ترجیح دے اور جب اس پر حق واضح ہوجائے تو اس کے مخالف کی بات کو دیوار پر دے مارے اور اس کی بات کو کوئی حیثیت و اہمیت نہ دے چاہے وہ علم اور دین کے اعتبار سے کتنے ہی اعلی مقام پر فائز ہو کیونکہ انسان کے کلام میں غلطی ہو ہی سکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا کلام خطا اور غلطی سے پاک ہے۔

- باہمی اختلاف و افتراق اور اس کی سنگینی

مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے جب ایسے افراد کے بارے میں معلوم ہوتا ہے جو حق کی تلاش و جستجو میں بہت زیادہ محنت و مشقت کرنے والے ہوتے ہیں، اس کے باوجود ہم انہیں پراگندہ اور ٹوٹ پھوٹ

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

میں مبتلا پاتے ہیں، ان میں سے ہر ایک مخصوص نام یا ایک مخصوص صفت کا حامل ہے، یہ دراصل بڑی غلطی ہے کیونکہ اللہ عز وجل کا دین ایک ہی ہے اور امت اسلام ایک ہی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ" (سورة المؤمنون : 52)

ترجمہ" : یقیناً تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے اور میں ہی تم سب کا رب ہوں، پس تم مجھ سے ڈرتے رہو۔ (52)

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ سے فرمایا:

"إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ " (سورة الانعام : 159)

ترجمہ" : بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کردیا اور گروہ گروہ بن گئے، آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بس ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔ پھر ان کو ان کا کیا ہوا جتلادیں گے"(159)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ۖ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ" (سورۃ الشوریٰ: 13)

ترجمہ " اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کردیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے، اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا، کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔"

جب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہمیں یہ ہدایات دی جارہی ہیں تو ہم پر لازم ہے کہ ان ہدایات کو مانیں اور ایک ساتھ بحث و تحقیق کے لئے متحد ہوجائیں اور تنقید و انتقام کے بجائے ایک دوسرے کی اصلاح کے مقصد سے باہمی مذاکرات کریں کیونکہ بہت ممکن ہے کہ وہ دنیا سے اس حال میں رخصت ہوں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان سے ناراض ہوں، لہٰذا ہم سب پر واجب ہے کہ اس طرح کی



ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

صورتحال میں امت واحدہ کا ثبوت دیں، میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی بھی غلطی نہیں کرسکتا بلکہ ہر کسی سے غلطی ہوتی ہے اور وہ درستگی کو بھی پاتا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس غلطی کی اصلاح کے لئے اختیار کیا جانے والا طریقہ کار کیسا ہے۔

- اصلاح کا درست طریقہ کار

غلطی کی اصلاح کا یہ طریقہ کار نہیں ہے کہ آپ اس شخص کے غیاب اور غیر موجودگی میں اپنی بات پیش کریں اور اس شخص کو قصوروار ٹھہرادیں بلکہ اس کی اصلاح کا درست طریقہ کار یہ ہے کہ اس کو ساتھ لے کر بیٹھیں اور اس سے مذاکرات کریں اور جب یہ بات واضح ہوجائے کہ ضد اور ہٹ دھرمی کی بناء پر اپنی بات پر اٹل و مصر اور اپنے باطل افکار وغیرہ پر جما ہوا ہے تو ایسی صورت میں میرے نزدیک عذر ہوگا اور میں ہی حق پر رہوں گا بلکہ مجھ پر یہ بھی لازم ہے کہ اس کی غلطی کو واضح کردوں اور لوگوں کو بھی اس کی

ABM Printing Publisher www.AskIslamPedia.com

غلطی سے آگاہ و خبردار کردوں۔ اسی راستہ سے تمام امور کی اصلاح کی جاسکتی ہے، باہمی افتراق اور جنگی انداز اختیار کرنے سے کسی کی بھی آنکھ کو ٹھنڈک حاصل نہیں ہوسکتی اور اس طرز دعوت سے وہی شخص مسرور اور فرحت محسوس کرے گا جو اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاگو ہوں کہ وہ ہمارے دلوں کو اس کی طاعت و فرمانبرداری پر جمادے اور یہ کہ ہمیں ایسے افراد میں شامل کردے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلہ کو قبول کریں اور یہ کہ ہمیں اخلاص نیت عطا فرمائے اور شریعت کے ان امور کو واضح کردے جو ہم پر مخفی اور پوشیدہ ہیں، بلاشبہ وہ بہت ہی سخی اور کریم ذات مقدس ہے۔

ہر قسم کی حمد و ثناء اور تعریفیں اللہ رب العلمین ہی کے لئے سزاوار ہیں اور ہمارے نبی محمد ﷺ پر بے شمار دورد وسلام نازل ہوں اور

ABM Printme Publisher
www.AskIslamPedia.com

آپ کی آل و اولاد اور آپ کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین پر۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com